تذلیل جہالت

از فکر چنجی لال طالع میر منشی سابق سررشتہ انسپکٹری
مدارس قسمت اول اضلاع ممالک مغربی و شمالی



در مطبع الٰہی آگرہ باہتمام و تصحیح ...
محمد خان صاحب طبع ہوا
سنہ ۱۸۷۵ء

دفعہ دوم ۵۰۰ جلد {قیمت فی جلد

دیباچہ

مجھہ ہیچمدان چرنجی لال طالع کو بہت دنون سے یہہ خیال تھا
مرزبوم کی جہالت کا حال راست راست بے کم و کاست قلمبند
کرون اور عذاب دروغ نام کو بھی اپنی گردن پر نہ دھرون
کیونکہ راستی مصلحت آمیز ہے اور دروغ فتنہ انگیز ہے
دروغ آدمی کو شرمسار کرتا ہے * دروغ آدمی کو [illegible]
کرتا ہے * تذلیل جہالت اس کتاب کا نام ہے
غلطی کی اصلاح بزرگون کا کام ہے *

فہرست عنوان کتاب

مذمت جہالت

جس زمین پر جہل کا نام و نشان ہے وہ زمین ہو کا میدان

سنسان اور ویران ہے جو اس زمین کا آسمان ہے وہ [illegible] تاریکی
کا سایہ ہے اس آسمان کا سورج بے نور ہے پھر چاند کا
کیا مذکور ہے ساکن ایسی زمین کے وحشی ہین حیوان ہین گو بصورت آدمی
بشکل انسان ہین جو انسان بے تمیز ہے وہ کسکا عزیز ہے +

ابیات

الہی پڑے نادانی ہو کا لا — پڑے ہرگز نہ نادانون سے پالا
تیرا گر آشنا ہو مار بہتر — مگر جاہل نہین غمخوار بہتر
نہین جاہل کی صحبت مین مسرت — مضرت ہے مضرت ہے مضرت
جہالت مین نہین اصلا بھلائی — برائی ہے برائی ہے برائی
کہان جہال مین بوے وفا ہے — دغا ہے پھر دغا ہے پھر دغا ہے
اگر جاہل سے تونے دوستی کی — تو اپنی آبرو برباد کر دی
نہین جاہل مین ہوتی آدمیت — نہین اندھے کو ہوتی ہے بصارت

حکایات مذمت جاہلان

حکایت جب ہارون رشید مصر کی سلطنت پر متصرف ہوا
اوسے یہہ دور کی سوجھی کہ بس اسی کائنات پر فرعون نے سامان خدائی کا
دعوی کرتا تھا مین تو یہہ ساری سلطنت اپنے ایک ادنی سے غلام کو دونگا
ادھر یہہ خیال کیا اودھر خصیب نام ایک غلام حبشی کو سلطان مصر کر دیا
مذکور ہے کہ ایکدن مزارعین مصر اس بادشاہ نادان کے اجلاس مین داد خواہ
ہوئے کہ ہمنے رود نیل کے کنارے روئی بوئی تھی باران بیوقت
نے سب تلف کردی حکم دیا جاؤ اگلی دفعہ اون بوؤ +

حکایت ایک طفل نادان نے کنوین کے من پر بیٹھکر اپنی
روٹی کا ٹکڑا باڑ کے جنگل مین دیدیا قضارا وہ ٹکڑا باڑ کے
جنگل مین سے نکلکر کنوئین مین گر پڑا لڑکا پھوٹ پھوٹ کر رونے لگا
ایک جاہل نے دیکھا کہ اوسکے ہاتھ مین روٹی کا ٹکڑا نہین ہے
پوچھا بیٹے تیری روٹی کسنے لے لی اوسنے [illegible] کی طرف
اشارہ کیا یہہ دشمن عقل آگ کا گھیلا لیکر کنوئین پر چڑھ گیا او

اپنا عکس پانی مین دیکھکر بولا اے آب چاہ چلّو بھر پانی مین ڈوب جا
تونے میرے بچے کی [illegible] دھوکا دیکر لے لی پانی بولا آپ اتنے
گرم ہوں یہہ سب پانی آپ ہی کی طرف مرتا ہے ورنہ پانی مین
توسوا پانی کے اور کچھ نہین ہے اب اس یاوہ گوئی سے
شرم کرو اور اپنے مزاج سخت کو مثالِ آب نرم کرو ✚

حکایت ایک تونگرزادہ جاہل اپنے باپ کی قبر پر بیٹھا ہوا
ایک فقیرزادے سے یہہ مناظرہ کررہا تھا کہ دیکھو ہمارے باپ
کا صندوق تربت کیا سنگین ہے اور قبر پر کتابہ کیا رنگین ہے
قیمتی پتھرون کا فرش ہے حظیرہ ارتفاع مین عرش ہے
تیرے باپ کی گور ڈیڑھ اینٹ کی ہے جسپر دو مٹھی مٹی پڑی ہے
فقیرزادہ بولا جب تک آپکے والد ماجد ان پتھرون سے
نکلینگے اس خاکسار کا باپ بہشت مین پہنچ جائیگا ✚

حکایت ایک سادہ لوح نے کہین ایک اشرفی پڑی

پائی اوسکو اسنے دیکہکے گہبرا کہ جو مین اُس اشرفی کو بازار مین
لیجا کر کسی صرّاف کی اشرفیون کے ڈھیر مین ملا دون تو سہل ایک
ڈھیر اشرفیون کا میرے ہاتھہ آجائے غرض اس نا عاقبت اندیش
کو جہل نے یہہ تعلیم کی اور اوسنے بازار مین جاکر اشرفی اپنی ایک
صراف کی اشرفیون کے گنج مین پھینک دی اب
ہکا بکا ہوا کہ مین ایسی ہمت کہانسے لاؤن جو غیر کی مُہرون
کا ڈھیر اوٹھاؤن لاچار صرّاف کے سامنے سب رونا
رویا اور صرّاف نے ہنسکر یہہ جتلایا کہ چلو اپنی راہ لو تمہاری
عقل کہان ہے اور تمہارا اوستاد کون نادان ہے
تھوڑا بہت مین مل سکتا ہے اور بہت تھوڑے مین
گنجائش نہین رکھتا ہے +

حکایت ایک نادان کی آنکھین دُکھنے آئین بیطار
پاس دوڑا گیا بیطار تھے چارپایون کی آنکھون کی دوا

اوسکی انکھون مین بھی لگادی اب یہہ بیوقوف روتا پیٹتا طبیب
پاس پہنچا طبیب نے کہا چونکہ تم گدھے نہو بیطار پاس کیون جاتے ⁂

حکایت ایک نعلبند اور ایک پالان گر اپنا اپنا حق گدھے سے
مانگنے لگے گدھے نے کہا لیئے لے نعلبند اپنے نعل اور یہہ لے
پالان گر اپنا پالان نعل ون نے میرے پاون گھسا کر دیئے
اور پالان نے پیٹھ مین تمھارے احسان سے باز آیا ⁂

علم کی تعریف

اگر اوس زمین کے سوادمین نور علم کا ظہور ہوگیا بدھیر دور ہوگیا
چارون طرف عالم نور ہوگیا ⁂ **ابیات**

علم افسر ہے دولت بیدار	چور چوری نکر سکین زنہار
گر یہہ سمجھے کہ ہے وہ بار گران	سو بھلا ہو سے کلمین شمار کہان
سینۂ صاف مین ہے علم کا گنج	ساتھہ رہتا ہے دائما بے رنج
علم سے سیکھہ کر تو عاقل ہے	علم جسکو نہین وہ غافل ہے

طالب علم کا بڑا ہے وقار	عمر تھوڑی ہے علم ہے بسیار

حکایات مدح عاقلان

حکایت ایک حاکم دادگستر موٹے کپڑے کی قبا پہنا کرتا تھا کسی نے کہا آپکو تو خداوند تعالی نے سب کچھ دیا ہے آپکے جسم مبارک پر پوشاک گندہ زیب نہیں دیتی ہے آپ اپنے لئے قبائے حریر قطع کرائیں فرمایا اسمیں آسائش ہے اور اوسمیں آرائش ہے *

حکایت ایک تاجر کو ہزار دینار کا خسارہ پڑا اوسنے اپنے بیٹے سے کہا ہیجان پدر اس ضرر سے کسیکو خبر نہ کیجو بیٹے نے کہا والد ماجد آپکا کہنا میرے سر پر میری آنکھوں پر مگر مجھے یہہ تو ارشاد کیجے کہ اس اخفا مین مصلحت کیا ہے کہا جب یہہ راز فاش ہو جایگا ایک مصیبت کی دو مصیبتین ہو جائینگی یعنی ایک نقصان مایہ دوسرا شماتت ہمسایہ *

حکایت کسی نے نوشیروان عادل کو یہہ مژدہ سنایا کہ پروردگار نے فلاں

دشمن کو خدا تعالی نے دنیا سے اوٹھا لیا فرمایا یہہ بھی سُنا ہے کہ مجھے چھوڑ دیا۔

حکایت مصر مین دو امیرزادے برادر حقیقی تھے ایک نے علم سیکھا

دوسرے نے مال جمع کیا آخر کار وہ علامۂ عصر ہوا اور یہہ عزیز مصر ہوا

ایکدن یہہ بچشم حقارت اوسے دیکھکر کہنے لگا کہ مین تو مصر کی سلطنت پر

قابض ہو گیا اور تو بیچارا افلاس ہی مین گرفتار رہا وہ بولا

مین تو خدائے پاک کا بدرجہ غایت شکرگذار ہون کہ مینے انبیا کی

میراث پائی یعنی علم اور تمھین فرعون کی میراث نصیب ہوئی یعنی مصر۔

حکایت ایک درویش کھانا لذیذ نوشجان کر رہا تھا کسی نے کہا

تم فقیر ہو تمھین طعام مرغن سے نفرت چاہیے نان خشک پر قناعت

چاہیے فقیر بولا بابا فقیر دنیا مین مہمان ہے اور مہمان کو فضولی سے کیا کام۔

حکایت ایک خداپرست پیادہ پا قطع مسافت کر رہا تھا اوسکے

پاؤن درد کرنے لگے اوسنے مجیب الدعوات کی جناب مین ہاتھہ اوٹھا

کہ بار الٰہا مجھے بھی گھوڑا دے آگے دیکھتا کیا ہے کہ ایک سوار

عنان گسیختہ چلا آتا ہے اور اوسی وقت اوسکی گھوڑی نے بچہ دیا
سائیس ساتھ نہ تھا سوار نے انہین حضرت کی گوڑے سے جبرئیل اور
گھوڑی کا بچہ اونکے دوش مبارک پر دھر دیا اور تاکید کر دی کہ گھوڑی
کے ساتھ جو تو دوڑتا نکلا تو دیکھتو ہے اور یہہ گوڑا بیچارہ کرہ بدوش
گھوڑی کے ساتھ دوڑتا چلا جاتا تھا اور باشک گرم و آہ سرد
یہہ کہتا جاتا تھا کہ جیتے اپنے خدا سے گھوڑا اسلیے مانگا تھا کہ اوسپر
سوار ہون نہ اسلیے کہ مین اوسکا گھوڑا بنون بہرحال یہہ خطا مجھسے
سرزد ہوئی کہ مینے دعا مین یہہ تصریح نکر دی کہ اے مجیب الدعوات
مجھے گھوڑا چڑھنےکو دے فقط گھوڑا مانگا تھا سو اوسنے دیا ❊

حکایت ایکدن دارا شاہ بادشاہ شکار کھیلتے کھیلتے کسی
جنگل مین جا پہنچا وہان ایک گلہ بان بادشاہ کے سامنے دوڑا
چلا آیا بادشاہ نے اوسے دشمن جان جانکر اوسپر تیر کھینچا گلہ بان
چلایا کہ مین اس جنگل مین بادشاہی گھوڑون کا گلہ بان ہون کوئی

اُنکا دشمن جان تمہین ہون بادشاہ کا دل ٹھکانے ہوا اور شاد ہوکر
فرمایا مین تو تجھے جان سے مار ہی چکا تھا خوب ہوا جو تو سلامت بچ گیا
گلہ بان ہنسکر کہنے لگا واہ واہ آپ مالک ملک ہوکر دوست دشمن
مین کچھہ تمیز نہین فرماتے ہین اور مین آپکا ایک ناچیز چرواہا اسقدر
عقل و تمیز رکھتا ہون کہ لاکھہ گھوڑون مین سے عیب دار گھوڑا
الگ کر دون جسطرح مین اپنے گلہ کی پہچان رکھتا ہون اسیطرح بادشاہ
کو بھی اپنے گلے کی پہچان چاہیئے ❖

حکایت ایک نجومی نے اپنے گھر مین آنکر ایک مرد اجنبی بیٹھا
دیکھا شور کرنے لگا کہ تو کون ہے کیون ہمارے گھر آیا ہے کسی
دانشمند نے یہہ غوغا سنکر کہا میان نجومی تمھین آسمان کا حال
کیونکر معلوم ہو سکتا ہے تمھین اپنے گھر کی تو خبر ہی نہین ہے ❖

حکایت ایک کنکھجورے کو کسی گنجشکے نے مار ڈالا ایک صاحب تمیز
یہہ کیفیت دیکھکر بول اوٹھا دیکھو جب موت آگئی تب ہزار پایا ایک

ہیبت وباکے آگے سے نہ بھاگ سکا ٭

حکایت ایکدن خوان سالار نے نوشیروان سے پوچھا کہ
جو طعام بہت لذیذ اور نہایت لنفیس مطبخ شاہی مین پکتا
ہے اوسکو پیر ومرشد بہت کم تناول فرماتے ہین اسکا
باعث کیا ہے فرمایا د واکی حاجت نہین ہوتی ہے ٭

حکایت ایک بادشاہ کو مرض مہلک دامنگیر ہوا اطبائے
یونان باہم متفق ہوے کہ اس مرض جانگزا کا علاج سوائے
پتۂ آدمی کے اور کچھ نہین ہے اور وہ آدمی بھی ان
اوصاف سے موصوف ہو قضارا ایک دہقان کا لڑکا موصوف
بدین صفات دستیاب ہوا اوسکے مان باپ طلب ہوئے اور
وہ بطمع زر اپنے بیٹے کی خونریزی پر رضامند ہوگئے
قاضی نے فتوی دیا کہ واسطے سلامتی ذات بادشاہ کے
خون ایک رعیت کا مباح ہے جلاد نے قصد کشتن کیا لڑکا

آسمان کی طرف سر اوٹھا کر مسکرایا بادشاہ نے کہا لڑکے یہہ
کیا محل تبسم کا ہے تیرا خون ہوتا ہے اور تو ہنستا ہے لڑکے نے کہا
لڑکون کا ناز مان باپ پر ہوتا ہے سو میرے مان باپ نے
خون بہا لیلیا استغاثہ دار القضا مین کیا جاتا ہے سو قاضی نے
فتوی دیدیا داد خواہی بادشاہ سے کیجاتی ہے سو اوسکو دوا
میرے بیتے کی راس آئی ہے اب سوا اسے خدا جل شانہ
کے کوئی جا ئے پناہ نظر نہین آتی ہے اگر وہ مہربان ہے
تو مخلصی ہوئی جاتی ہے بادشاہ کے دل پر اس بات نے ایسا
اثر کیا کہ بہت سا مال و متاع اوس لڑکے کو دیکر آزاد کر دیا کہتے
ہین کہ جس ہفتہ مین یہہ لڑکا رہا ہو گیا اوسی ہفتہ مین بادشاہ
چنگا ہو گیا ❊

ذکر جزیرہ گریٹ برٹن

جزیرہ گریٹ برٹن کا حال ہمارا شاہد مقال ہے اور

ہمارے دعوی پر اوسکی تائید تمام وکمال ہے یعنی ایک زمانہ
وہ تھا کہ یہہ جزیرہ قوم صحرائی سے آباد تھا آباد کیا برباد
تھا جھونپڑون اور بھٹون مین بسر کرتے تھے شکار
اندازی سے اپنا پیٹ بھرتے تھے فن زراعت کو اتنا بھی
نہ جانتے تھے کہ کس درخت کا نام ہے آگے اونکے علوم
وفنون کی ترکی تمام ہے یہان اس ذکر سے اپنا اسیقدر
مقصود ہے حال مفصل تواریخ مین موجود ہے اب
وہی جزیرہ رشک گلزار ہے اگر سچ پوچھو تو گلزار اوسپر
نثار ہے فضا کا مکان ہے لاریب جنت کا نشان ہے ترقی
علوم وفنون نمایان ہے سب جانتے ہین کہ آج وہ
جزیرہ خطہ یونان ہے طالبعلمون کے لئے نامی گرامی مدرسے
ہین گھر گھر در در علوم وفنون کے چرچے ہین جسکے ہاتھ
مین دیکھو کتاب ہے کتاب بینی شغل آفتاب ہے اس

مقام پر مولانائے جامی کے پند نامہ کا ترجمہ نظم مین کیا جاتا ہے
اس پند نامہ پر جس انسان کا عمل ہو جاوے وہ انسان انسانون
مین افضل ہو جاوے ✤

ابیات ترجمہ پند نامہ

رکھے اللہ تجکو دوست فرزند
رکھے محفوظ بدسے وہ خداوند

مرے ستر برس گذرے ترے سات
تیری سب عمر گذری یون ہی ہیہات

گیا اقبال میرا تیرا آیا
جو کھویا مینے اوسکو تونے پایا

نہ کوئی تخم نیکی مینے بویا
نہ کوئی پھول جسمین ہو نہ کانٹا

مین حیران ہون کہ میری عمر رفتہ
مین حیران ہون کہ سال و ماہ و ہفتہ

کہان جاتی رہے ہیہات ہیہات
کہان کھوے گئے افسوس کی بات

جب اپنے ہاتھ سے باہر گیا کام
تو پھر حسرت کا باقی رہ گیا نام

تو کوشش کر کہ سر پر ہی پایا
تیرے سر پر ہوا دولت کا سایا

کر ایسا کام آخر جسمین ہو سود
سینے سر پر تیرے وہ چتر بہبود

ہو اول بہرہ ور از کسبِ دانش
نکلجا قید نادانی سے بےغش

یہہ جانے ہے ہر ایک آزاد و بندہ
کہ دانا زندہ اور ناداں ہے مردہ

کیا فرزانگی کا جسنے دعویٰ
پڑوسی کب وہ ہوگا مردگان کا

مگر چل پاسے دانش سے تو یہہ راہ
فراوان علم ہے اور عمر کوتاہ

عمل بھی کر جو تونے علم سیکھا
کہ علم بے عمل سکہ ہے کھوٹا

جو تونے کیمیا سیکھی تجھے کیا
کیا تونے نہین مس اپنا سونا

جو کچا کام ہے اوسمین ضرر ہے
جو حلوا خام ہے علت کا گھر ہے

نہ خوشخوری و خوش پوشی کر عادت
کہ پیٹ اور پیٹھہ کی راحت ہے آفت

ہے جامہ دافعِ گرمی و سردی
نہ رکھی میل زینت شان مردی

لباس نرم سے تو ہے اگر شاد
تو گھر روباہ کا وہ دیکھہ برباد

نہ شیرینی پہ کر مثلِ مگس جہد
مگس کے حق مین بدتر سم سے ہے شہد

تو جسکے خوان پہ ایک لقمہ بھی کھائیے
کبھی اوسکو ذرا آزار مت دے

کر اپنے دوستون پر خرچ نیکی
نہ رکھہ اس راہ مین پائے بخیلی

نہ رکھ داد و ستد کا اونسے کچھ کام | محبت کے لیے مقراض ہے وام

براہ جود ہو تو اونکا غمخوار | نہ ہو بار قرض سے کر دے گرانبار

رہ بخشش مین بھی رکھ سوچ کر گام | کہین ایسا نہ ہو تجکو وام کا دام

محبون کے لیے جان بھی فدا کر | ولیکن دوست و دشمن سے جدا کر

مگر ان دوستون مین ہون یہ اوصاف | رکھین دل سے محبت کے ہون صاف

گرانباری مین تیرا بوجھ اوتارین | جو بگڑے کام تیرا وے سنوارین

اگر کار زبون بن آئے تجھسے | نصیحت گر ہو جان و دل سے تیرے

بکار نیک ہون وہ تیرے یاور | بکوشے نیکنامی ہوئین رہبر

اگر قسمت سے ایسے دوست ہون یار | تو جان و دل سے تو ہو اونکا غمخوار

وگرنہ دوست کر دیوار و در کو | خوشی کی جا سمجھ اپنے ہی گھر کو

کر اب اس کارخانے سے کنارا | سوے سیر کتب مائل دل اپنا

خردمندون سے یہ نکتہ ہے مشہور | کتب مین عقل ہے عاقل ہے در گور

انیس کنج تنہائی کتب ہین | فروغ صبح دانائی کتب ہین

معلم ہین ولی بے مزد و منت ۔ تجھے دانش کی وہ سکھلائین حکمت

ندیمان سراسر مغز ہین وہ ۔ لباس پوستین مین نغز ہین وہ

حقیقت مین ہین گویا گو ہین خاموش ۔ خموشی اونکی ہے سرمایہ ہوش

مثال غنچہ ہین اوراق سے پر ۔ ورق یکیک کی قیمت ہے دو صد در

یہ سب آپس مین ہین ہم رو و ہم پشت ۔ جو کوئی رکھدے لب پر اونکے انگشت

بہ تقریر مسرت غم بھلا دین ۔ ہزارون گوہر معنی دکھا دین

کبھی مانند معانی باطنون کے ۔ دکھاتے ہین حقیقت کے طریقے

کبھی حالات ماضی کہہ سنائین ۔ کبھی اخبار آئندہ بتائین

اگر تجھکو توجہ ہو نہ کلی ۔ کیا کر سیر ہی اونکی تو خالی

جب اپنا راز دل چاہے تو کہنا ۔ تو پہلے سوچ لے نیک و بد اوسکا

قفس سے مرغ جب پرواز کر جائے ۔ بہت مشکل ہے پھر وہ دام مین آئے

کرے جو پند تجھکو پند فرما ۔ تو دانائی سے اپنے دل مین دے جا

تو کر پرہیز نخوت سے ہمیشہ ۔ ہمیشہ عاجزی رکھہ اپنا پیشہ

جو دانہ خاک پر گر جاے ہے خوار
اوٹھا لیتے ہین مرغ اوسکو بمنقار

نہ ناداں سیکھے در بند پند ہو | پدر کو چھوڑ فرزند ہنر ہو

یہہ جانے وہ جسے دانش سے مس ہے
کہ دانا کے لیے یک حرف بس ہے

یہان اگر کوئی ہمارے ابناے جنس مین سے ہمسے یہہ سوال کرے کہ کیا انگلستان مین لڑکیون کی بھی تعلیم ہوتی ہے تو ہم اوسکو یہہ جواب شافی دین کہ وہان کے والدین کا لڑکون اور لڑکیون پر برابر پیار ہے اور دونون کی تعلیم مین اونکی جان اور اونکا مال نثار ہے اے ارباب دانش کیا لڑکیون کی آنکھین نہین ہین جو پڑھانا اونکا دشوار ہو وہان تو اندھے پڑھاے جاتے ہین یہہ بات قرین اعتبار ہو ٭

نتائج علوم و فنون انگلستان

ریل کے گھوڑے چل نکلے چال مین باد صرصر سے اول نکلے

یہہ تمند باد رفتار بڑا چالاک ہے آگ پانی اسکی خوراک ہے

کبھی انگلستان مین ایک بڑھیا نے یہہ دعوی کیا تھا کہ جو مین

سفر پر کمر باندھون تو ایک گھنٹہ مین ستر کوس راستہ

طے کرلون بلکہ راہ مین اپنا چرخہ کاتتی اور اپنے بوڑھے

خاوند کی خبرگیری کرتی جاؤن حضرات اوس بڑھیا کی یہہ

دور اندیشی دلیل اسپر تھی کہ ایک زمانہ وہ آئیگا جو ریل کا

کھیل دکھلائے گا۔ تار تیز رفتار آناً فاناً بعد المشرقین

کی خبر لاتا ہے جن قدمون جاتا ہے اونہین قدمون پھر آتا ہے

بیلون کا عرش پر دماغ ہے گویا فانوس آسمان کا چراغ ہے

فوٹوگرافی سحر سا کردیتی ہے جسکو دیکھتی ہے شیشہ مین اتار لیتی ہے

مصور چین کے اوسکے آگے چین مانتے ہین کہتے ہین کہ ایسی رنگریزی
ہم نہین جانتے ہین - سڑکون کی وسعت اور فسحت فرحت
ناک ہے وہی زمین اب روے زمین کی ناک ہے - نہرین
جابجا روان ہین دل کشمیر مین ایسی کیفیتین کہان ہین -
گاس کی روشنی نہایت شفاف ہے چاندنی ایسی کہان صاف ہے
المختصر ایک ایک کارخانہ وہان کا عالم طلسمات ہے اور
کلون کے ہاتھہ ہر ایک کارخانہ کی بات ہے ۵

مجھسے بے صنعتین یہہ کہتے ہین	ہم تو عقلا کے ہاتھہ رہتے ہین
گر تو مداحی کا ہے دم بھرتا	اونکی تعریف کیون نہین کرتا

تعریف اہل علوم و فنون انگلستان

ان عجایبات کے بانی مبانی وہین کے انسان ہین ارسطو ہین
افلاطون ہین لقمان ہین صاحب عزم کیسے ہین سب جانتے ہین
جیسے ہین میدان رزم مین شیر ہین برہنہ شمشیر ہین

بزم صلح مین خوش تدبیر ہین روشن ضمیر ہین دخانی جہازون پر
سوار ہین کبھی سمندر کی کونڈی کے اس پار کبھی اوس پار
ہین تمام ہندوستان اونکے زیرنگین ہے اونکے صاحب
سیف و قلم ہونے مین شک نہین ہے یقین ہے اون کے
ارادون مین ہان ہے نہین کہان ہے سبحان اللہ اس
سلطنت کا کیا کرّوفر ہے رعایا کے حق مین بجاے مادر
و پدر ہے عدل مین دادگستری ہے کرم مین غریب پروری
ہے الٰہی جب تک گنگا جمنا مین جل رہے جاہ و
جلال انگریزی اٹل رہے +

توجہ سلطنت انگریزی درباب رفاہ عام

سرکار گردون اقتدار انگریزی کی توجہ تام اس کام مین
مبذول ہے کہ جو نعمتین خداے کریم نے انگلستان کو عطا فرمائی ہین
اونسے ملک ہندوستان کا بھی نفع ہاوے اور ہر شخص حالت

رفاہ حاصل کرکے اوسکی نیکیون کا جس گاوے دیکھو ریل چل گئی
تاریک گیا سب نے نفع پایا کون ٹھگ گیا باب تجارت کو ان
دونون نے فراخ کیا ابعاد بلاد و امصار کو با یکدیگر
دست وگریبان کر دیا کاٹلی صاحب نے نہر گنگا کی ہردوار سے کاٹکر
کانپور مین ملائی اور وہ متواتر خشک سالیون مین بہت آڑے آئی
العظمۃ للہ اس نہر کے لانے مین بڑی بڑی حکمتین عمل مین آئی
ہین اور وہ حکمتین ہی رڑکی کے نیچے سولانی ندی کے اوپر
پل باندھکر اوس پل پر نہر کو لائے ہین جی مین آتا ہے کہ اس
موقع پر کچھ تعریف رڑکی کے کارخانہ دخانی کی قید تحریر مین
لاؤن پھر سوچتا ہون کہ دوسری چال چلکر پہلی چال نہ بھول
جاؤن غرض اوسکے طول دینے مین البتہ نقصان ہے اور
یہان بر سبیل اختصار ضرورت بیان ہے یہہ کارخانہ لب
نہر صدرنشین ہے اور وہ نہر کے کام مین بہت مددگار

اور معدن ہے لوہے اور لکڑی کا کام کل سے روان ہے اوسکی تعریف
زاید از حوصلۂ بیان ہے بیمارون کے لیے شفاخانون کا اور بہی طول
ہے بیان اونکا ذکر بہی فضول ہے باران تعلیم و تربیت کی خوب
بارش ہے اور اس اسباب کی روز بروز افزایش سے
بڑے بڑے شہرون مین کالج بنگئے گانون گانون مین سررشتہ تعلیم
کے ممد کرے ہونے لگے کالجون کی فیض سے غریب غنی ہوگئے
وہ باتین علم کی بدولت آدمی بنگئے فی الحال سررشتہ تعلیم کا اسقدر
اثر ہوگیا ہے کہ چرچا تعلیم و تعلم کا شہر شہر گانون گانون گھر گھر
ہوگیا ہے ہرچند تعلیم سرکاری نے بعد مدت دراز اپنا نقشہ
دلون مین جمایا مگر صبح کے بھولے ہوون کو شام تک آپہنچے
گھر لے ہی آیا فی الحال ہر قوم نے اپنی اولاد ذکور کا پڑہانا تو
مفید اور مستلزم سمجھ لیا ہے مگر اولاد اناث کی تعلیم کی طرف
بخوبی دہیان نہین دیا ہے یہہ باغ بہی باغبانون کی توجہ سے

سرسبز ہو جائیگا اور رفتہ رفتہ میوہ کھلائیگا در بیولا جناب گردون رکاب نواب معلی القاب سر ولیم میور صاحب بہادر لفٹنٹ گورنر ممالک مغربی و شمالی دام دولتہم و زاد صولتہم بہزار التفات اس کار خیر پر توجہ کافی اور سعی وافی مبذول فرماتے ہین اور جو حقوق چارہ سازی اور فیاضی کے خداوندان نصفت نشان پر واجب ہین بے کم و کاست ظہور مین لاتے ہین لڑکیان ہزار ہزار زبان سے دعا کر رہی ہین کہ ای قاضی الحاجات ہماری تعلیم کا نہال ہمارے مربی دو جہان دادرس درماندگان نواب ممدوح الالقاب کے چشمۂ التفات سے جلد سیراب اور محکم اساس ہو اور بدسگالان اقبال عدو مال سلطنت انگریزی کا ستیاناس ہو +

جملہ معترضہ بطور سوال و جواب

سوال یہہ عقدہ ہمارے ناخن فکر سے نہین کھلتا ہے اور یہہ دقیقہ میزان قیاس مین نہین تُلتا ہے کہ اس دیار مین موافق مرضی سرکار اشاعت تعلیم مین کیون وسیمہ ہوئی شفاخانون کا علاج کرانے مین کہان

اتنی تاخیر ہوئی ریل کی سواری کو بے وسواس اختیار کر لیا
اوسنے اپنی منزل مین سب قومون کو متفق کر دیا بتاؤ کہ ہمارے
ابنا جنس کا نتیجہ خوش پسندی کیا ہے اور اونکے دیگ خیالات کا پلاؤ
کیا ہے **جواب** ہماری سمجھ مین جو لوگ غرضمند ہین وہ دام جنہا
مین پابند ہین تعلیم کو یون بد پر پسند کیا کہ وہ اونکے نزدیک فقط
دفترون کی نوکری کے لیے کار آمد معلوم ہوا۔ بھلا جب ہم وہ نوکری
نہین کرینگے اور ہی کسی حیلے سے پیٹ بھرینگے ہل جوت کھا ئینگے
کسیکی بندوق اوٹھائینگے پھر کیون پڑہین کیون مصیبت مین پڑین
اور جو پڑہنا چاہینگے تو معلوم کا کہین کال پڑگیا ہے جہان جا بیٹھینگے
وہان سبق پڑہ آئینگے ہمارے کام کی کتاب زلیخا اور یا دہو رام
ہمین اقلیدس سے کیا کام ہے یہہ لکیرون کی کتاب کس عقلمند نے
بنائی ہے نہ جسمین کوئی قصہ ہے نہ عبارت آرائی ہے جبر و مقابلہ
مین تو لاہی لا ہے وہ بھی بری بلا ہے اگر تواریخ پر نکر ہے ہمنے

یہہ سیکھ لیا کہ فلان سنہ مین اکبر شاہ نے رحلت فرمائی اور جہانگیر
نے تخت سلطنت پر جلوس کیا ۔ فرمائیے ہمارے ہاتھ کیا آیا ۔ ناحق
وقت گنوایا ۔ نقل ہے کہ کسی نے ایک طالب العلم سے پوچھا کہ دو اور
دو کے کہا چار روٹیان یہان قدر روٹیون کی ہے علم کی قدر
کہان جغرافیہ یہہ بتلاتا ہے کہ زمین گول ہے جیسے نارنگی
بتلائیے ہمین کیا پھل ملا یہہ نارنگی ہم نے کھالی ۔ شفاخانون
کی قدردانی مین بھی قدرے تامل ہوا وہ بھی اسلئے کہ یہان بھی
گھر گھر طبیب ہین دربدر پھر شفاخانون کے علاج کی کیا قید
وہان بالٹ یہان گلقند ہے پھر میٹھا کھانیکی کسی سوگند ہے
جب دیکھا کہ وہان مفت کا علاج ہے اور اوسکا یہہ مآل ہے
پھر مفت کی شراب قاضی کو بھی حلال ہے ریل مین جو بے سواس
سواری اختیار کی گئی اور جملہ اقوام کے متفق بیٹھنے مین کچھ
تکرار نہ اوٹھی اسکی وجہ معقول یہہ خیال مین آئی کہ وہ سواری

تحصیلداران کے سہارا او کا ظاہر پتران ہے لاہور سے کلکتہ کا سڑک کوسون
چپے چپے پر پل بنے ہوئے ہیں کب وہ کھر بچے یہہ ورثہ جب تحصیلداران
کوششون مین پہنچایا گیا اور اس کیا تر دیکھا ہے یہان اس
بات کا تجربہ ہو چکا ہے کہ جو کہین مدرسہ جات مین نیچی ذات کا لڑکا
لڑکا بیٹھا فساد کھڑا ہو گیا جی چاہتا ہے کہ پہلے تھوڑا سا حال
یہان کی تعلیم و تعلم کا حوار قلم بنا رقم کرون اور پھر اپنے مطلب کی خبر لون

بیان تعلیم و تعلم دیار ہند

قیاس یہہ کہتا ہے اور رواج عام بھی یہہ بتاتا ہے کہ کسی وقت
اس جوار مین اسقدر کار روائی تعلیم ملکی کی مقدار مقرر ہو گئی فارسی
مین لیاقت ادنی کی کتابین گلستان بوستان انشا خلیفہ مادھورام
اور زلیخا تجویز کی گئین سو وہ بھی بتمام نہین اور رجحان
کتابون سے بہار دانش سکندر نامہ ابو الفضل اور دیوان
غنی کا کچھ حصہ مستزاد ہو گیا تو یہہ لیاقت درجہ اعلی کی ہو گی

جسنے مادہ لیاقت اونکا پیدا کر کے شد بد لکھہ لیا وہ متصدی ٹھہرا اور جو بہار دانش کے پڑہنے پر مقفے عبارت لکھنے لگا وہ منشی کہلایا یہہ تو متعلمون کی تعریف ہوئی اب لیجیے معلمون کو اونکے بھی دو درجے قایم ہوئے ایک میانجی کا دوسرا مولوی کا میانجیون مین فقط فارسی کی لیاقت ہوتی ہے اور مولویون کو فارسی اور عربی دونون مین مہارت ہوتی ہے میانجی کا درجہ چھوٹا ہے مولوی کا درجہ بڑا ہے ہرچند اس تعلیم کے درجے ایسے حقیر ہین مگر ابتک لوگ اسی لکیر پر فقیر ہین اب رہا پڑہنا پڑہانا برہمنون کا سو زبان سنسکرت کو انہون نے اپنے ہی اختیار مین رکھا دوسری قوم کو اوسمین دخل نہین دیا یہان تک ہے اگر یہہ سمجھا جاے کہ برہمنون نے زبان سنسکرت مین دوسرے کی مداخلت پسند نہین کی تو اب وہ زبان انگریزون کی مشق مین کیونکر آئی اور بڑی بڑی پوتھیون کا ترجمہ انگریزی مین کیونکر ہوگیا اور جو یہہ خیال کیا جاے کہ سواے برہمنون کے اس

زبان کے سیکھنے مین اور کسی ہندو کا مونہہ نہ پڑا سوا اس خیال مین بھی خامی کا اندیشہ ہے ہہ نہو یہہ بھی غرض کا متقاضی ہے بہرحال جس برہمن نے کرم کانڈ سیکھ لیا اوسکی پنڈتائی درجہ ادنے کی ہوئی اور جسنے کچھ بیاکرن اور کچھ جوتش مین مہارت پیدا کرلی اوسکی پنڈتائی درجہ اعلیٰ کی خیال کی گئی اس تحریر سے ناظرین کتاب یہہ نہ سمجھین کہ اس ملک مین فضیلت کا نام نرہا ہے ذکر نادر کالمعدوم سمجھکر ذکر عام لکھا مین چاہتا ہون کہ جلد اپنی منزل مقصود پر پہنچ جاؤن سر راستہ جھاڑ کا ہے پھونک پھونک کر پاؤن دھرتا ہون

بخل التعلیم کا ہندوستان مین

عربی اور سنسکرت زبان کی کتب علمیہ جو دستیاب ہوئین وہ زبان تمنا دار اس سرکاری کو یہہ دعا دیتی ہین کہ تم قیامت تک سر سبز اور آباد رہو اور تمہاری ترقی کا ستارہ ہمیشہ

تابان اور درخشان رہے ہمتنے ہمین از سر نو حیات بخشی اور
تمھاری توجہ سے ہمنے سپہر ولت بالی ہے ہمیر ہقا بہ ضرباوی ہے کہ
میرے بیچ مین تو گھن لگ گیا تھا اقلیدس نالان ہے کہ یارون
نے میری لکیرون کو نقش باطل کر دیا تھا تاریخ کہتی ہے کہ
میری یاد دلون سے جاتی رہی اور جر ثقیل پکارتا ہے کہ
میری تو بڑی خفت تھی حساب سنے پر ملا کہدیا کہ میرا حساب
تو دلون ہی مین ہوتا رہا ماحصل تقریر اور تنزل علوم و فنون
کا حال اس ملک مین یہہ خیال کیا جاتا ہے کہ جن حضرات کے
پاس ان علوم کی کتابین تھین انھون نے اون کتابون
کو صندوق سے نکال کر ہوا بھی نہین دی اس
دور اندیشی سے کہ جو کہین ہم نے اپنے گھر کی یہہ دولت
باہر نکالی اور وہ کہین عزیزون نے دیکھ لی اہل احتیاج
ہاتھ پھیلا ئینگے اوسکے حاصل کرنے مین اپنی ضرورت

دکھلائیگی ہاری بضاعت صفت ہاتھ سے جاتی رہیگی اور دریا بنکر جابجا رواں ہو جائیگی ہم یہہ دولت اپنے بزرگوں کی نہ آپ کھائینگے نہ دوسرے کو کھانے دینگے اور جو کوئی ان علوم سے کچھ بہرہ رکھتا تھا وہ سکھلانے میں یوں دریغ کرتا تھا کہ جو اور سیکھہ جائینگے میری قدر دو کوڑی کی ہو جائیگی اور ارزانی علت دکھلائیگی اور جس کسی نے بامید فوائد ذاتی کسی شاگرد رشید پر عنایت فرمائی اوسے کچھہ کچھہ تلقین کر دیا مگر کلید کمال نہیں بتائی میں نے اپنی طالبعلمی کے زمانہ میں اس بخل کا خوب امتحان کر لیا ہے بس یہہ کہنا میرا اسرموتجاوز نہیں ہے سراسر سچ ہے شاید یہہ زمانہ وہ ہوگا جس میں شیخ سعدی کی کتاب گلستان شیراز سے آئی ہوگی کیونکہ اوسکی ایک حکایت میرے قول کی شاہد ہے اوسکا یہہ ترجمہ نہ کچھہ کم ہے نہ کچھہ زیادہ ہے

حکایت

ایک اوستاد فن کشتی میں طاق تھا شہرہ

اتفاق تھا تین سو ساٹھہ بند عمدہ جانتا تھا اور اُن بندون سے ہر
روز نوع نوع کی کُشتی کھیلتا تھا وہ اپنے شاگردون مین سے ایک
شاگرد کو بہت چاہتا تھا تین سو انسٹھہ بند تو اُسے سکھلا دیے
مگر ساٹھوین بند کے سکھلانے مین ہمیشہ اغماض کرتا رہا حاصل کلام
وہ طالبعلم بھی بڑا کُشتی باز مشہور ہو گیا اور اوسکے سامنے کوئی
پہلوان تاب مقاومت نہ لا سکا ایکدن اوسنے حضور مین بادشاہ
اوسوقت کے حاضر ہو کر یہہ ڈینگ ماری کہ میرے اوستاد کی فضیلت
کا باعث فقط اوسکی اوستادی ہے ورنہ قوت مین کیا اوس سے
کمتر ہون اور صنعت مین تو اوسکی برابر ہون اس بات کے سُننے سے
بادشاہ کے دل پر چوٹ لگی فرمایا اکھاڑا کیا جاے امتحان لیا جاے
ایک جاے وسیع مین اکھاڑا مرتب ہوا اور باشاہ نے مع
اراکین سلطنت اور پہلوانان روے زمین وہان نزول
اجلال فرمایا شاگرد فیل مست کی طرح جھومتا ہوا اکھاڑے مین آیا

اوستادنے یہہ ذہن لڑایا کہ یہ گمان یہہ شاگرد قوت مین میرا ہمسر ہے کیا بیرتہہ ہے پس اسوقت مین اوس بند کا پابند ہون جو آج تک مینے اوسکے فرشتون کو بھی خبر نہین کی ہے اور مین ہی نے اپنے ہاتھہ مین رکھا ہے چنانچہ اوسی بند کے زور سے اوستادنے شاگرد کو گیند کی طرح اوٹھا لیا اور زمین پر ٹپک دیا شاگرد کی تالی بج گئی اور اوستاد کو دربار کی سلطانی سے انعام واکرام نے عزت بخشی بادشاہ نے شاگرد کو لعنت ملامت کی کہ دیکھہ تو بڑا بول بولا آخر نیچا دیکھا شاگرد بولا اے خداوند یہ اوستاد کی زور آوری سے مین نہین ہارا اوسنے فقط اوس بند سے جو مجھے نہین سکھلایا تھا مجھے اس اکھاڑے مین پچھاڑا۔ یہہ بات یہان کی ہی نہین نہین انگلستان کی ہے جہان تعلیم مین کمی نہین کیجاتی ہے اوسکی تکمیل مد نظر رہتی ہے۔ کسی شاگرد نے ایک اوستاد قانونی سے اس شرط پر قانون سیکھا کہ جو آپ مجھے قانون دانی مین ایسا صراف کر دینگے کہ مین کسی بار بھی مین زک نہ اوٹھاؤن گا تو اسقدر زر نقد آپ کی نذر کرون گا

اوستادنے سبب اوسکے طاق کر دیا نذرانہ موعود طلب کیا شاگرد بولا
مین آپکو ایک ماشے کا پیسا نہ دونگا اگر آپ عدالت مین نالش
کرینگے تو آپ ہی ہارینگے مین جیتونگا اگر مین ہارا تو آپ نے
شرط تعلیم وفا نہین کی پھر کس مونہہ سے آپکی بات سنی جائیگی اور جو
مین جیتا فہو المراد چشم ما روشن دل ما شاد انصاف کی بات
دوسری ہے مگر از روے آئین و قانون اوستاد کے کیا چل سکتی ہے
لطیفہ ایک شخص کسی شہر مین انصاف کا گھر ڈھونڈہتا پھرتا
تھا کسی نے کہا کہ ہم واقف تو نہین ہین لیکن از روے قیاس
وہ اونچے دروازہ والا مکان انصاف کا ہوگا یہہ بیچارہ اوس مکان
پر پہنچا دیکھا تو ایک مرد مسکین کرسی بچھائے دروازہ پر بیٹھے ہین
اسنے جھک کر سلام کیا اوسنے کہا تو کون ہے اسنے کہا حضرت سلامت
مین متلاشی خانہ انصاف ہون اونکا دولتخانہ یہی ہے اوسنے
جوابدیا یہہ گھر تو ہمارا ہے اور ہم انصاف کے چھوٹے بھائی

آئین مین انصاف کا گھر کہین ڈھونڈ ہو ڈھونڈ ہو ہم واقف نہین ہین

تخم کی تاثیر صحبت کا اثر

جو کے کھیت مین گیہون کہان ہے ببول مین آم یہہ کہین امکان ہے نادانون کی صحبت مین دانا ہونا امر محال ہان اگر دانا نادان ہوجائے تو کیا کمال اور علیٰ ہذا القیاس اگر دانائون کی صحبت مین نادان دانا ہوجائے تو کیا شک کیا تامل کی جائے

فرزند نوح صحبت بد مین بگڑ گیا	نیکون کے پاس بیٹھ کے سگ آدمی بنا
ہماری سمجھ مین صحبت پائیت	

کا اثر کچی طبیعت مین پکا ہوتا ہے اور کچی طبیعت مین کچا اطفال کی تربیت پائدار ہوتی ہے مثل رگ سنگ استوار ہوتی ہے امتحان کی بات ہے کہ جو زبان آغاز شعور مین سکھائی جاتی ہے وہ تا وام حیات یاد سے نہین جاتی ہے دیکھو بچہ اول زبان اپنی مان باپ کی سیکھتا ہے پھر وہ کبھی بھولتا ہے دانشمند اپنے بچون کا بیوقوفون کی صحبت مین بیٹھنا ناپسند کرتے ہین یعنی وہ اون بچون کو دانشمند

کرتے ہین کہتے ہین کہ بوڑہے توتے نہین پڑہتے ہین اسکے یے معنی
کہ ادہر پڑہا ادہر بہول جاتے ہین انگریز اپنے بچون کو ولایت
کیون بہیجدیتے ہین کیا وہ اونکو پیارے نہین لگتے ہین ہر شخص کو
اپنی اولاد پیاری ہے اور اپنی عقل پر افتخار رہے خدائے کریم
اونکے حال پر مہربان ہے اونکا نیر اقبال تاباں ہے وہ بتقاضائے
مہر پدری اپنے بچون کو جانب ولایت اسلیے راہی کردیتے ہین کہ یہہ
عمر اونکی تربیت پذیر ہے اور وہانکی تربیت جو بے مثل اور بے نظیر ہے
اونکے حق مین مانکا شیر ہے یہ آئین ہین لائق اور فایق ہوجاوینگے
بڑے بڑے عہدون پر امتیاز پاوینگے ہمارے کلیجے ٹہنڈے
رہینگے سب اونکو اچہا کہینگے یہان لڑکین ہین اچہی صحبت میسر
نہین ہوتی بلکہ والدین کی اسطرف کچہہ نظر نہین ہوتی ہے
لاڈ پیار کا یہہ عالم ہے کہ جو کہین لڑکا آنکہہ اوجہل ہوگیا گہر مین
رنج ہے الم ہے آنکہون کی پتلی اندہیرے گہر کا چراغ یہان تک

لڑکون کے خطاب ہین جب وہ آنکھون کے سامنے ہون اونکے
والدین کے دل بیتاب ہین یہان لڑکون کی تعلیم و تربیت مین
یہہ خیال خام ہے کہ ابھی تو ہمارا لڑکا الف بے پڑھیگا ہمین اچھے
معلّم کی تلاش سے کیا کام ہے چھوٹے کام کے لئے بڑی فکر کی
ضرورت نہین ہے جو کام پیسے سے نکلتا ہو اوسکے لئے روپیہ
خرچ کر دینا دانائی کی صورت نہین ہے بہر حال یہانکے لوگ آغاز
کو دیکھتے ہین انجام پر نظر نہین کرتے ہین دانشمندون کا انجام پر دھیان
ہوتا ہے اور اسی سبب سے اون کا ہر ایک کام آسان ہوتا ہے

مباحثہ درباب تعلیم دختران

سوالات از جانب وکیل رعایا جوابات از جانب وکیل سرکار

سوال سرکار انگریزی کی کیا غرض ہے جو اپنا زر خرچ کرکے ہماری
لڑکیون کو پڑھانا چاہتی ہے؟ جواب سرکار دولت مدار کی نیت بخیر ہے
جسطرح انگلستان مین لڑکیان مثل لڑکون کے تعلیم پاتی ہین اوسی طرح

تمھاری لڑکیاں بھی پڑھیں اور حالت نادانی میں نہ رہیں انگلستان
میں مرد عورتوں سے اخلاق سیکھتے ہیں باعث اس خوبی کا یہہ ہے کہ وہ زیور علم و آداب
سراپا آراستہ و پیراستہ ہیں سوال ہمیں اختیار ہے کہ ہم اپنی لڑکیوں کو پڑھاویں یا
نہ پڑھاویں سرکار کیوں دخل دیتی ہے جواب سرکار تب دخل دیتی ہے جب تم
نہیں پڑھاتے ہو سرکار ظل الہی ہے اگر وہ اپنی رعایا کی اصلاح میں توجہ نکرے
تو اوس سے بارگاہ الہی میں یہہ بازپرس کیجاویگی کہ تونے اپنے بندوں کو تیرے حوالے کئے
کیا تونے اونکی بہتری میں التفات کیوں نہیں کی پھر وہ کیا جواب دیگی اگر کوئی
اندھا بچہ لیکر کنوئیں کیطرف چلا جاوے اور سوجھتا اوسے آگاہ کردیوے کہ دیکھہ آگے
کنواں ہے تو یہہ بات اچھی ہے یا بری سوال ہماری لڑکیاں کیا دفتروں
میں جاکر چاکری کرینگی جو ہم انہیں پڑھاویں جواب پڑھنا کچھہ چاکری کے
لئے مفید نہیں ہے جتنے دنیا کے کام ہیں سب کے لئے کارآمد ہے خانہ داری کا کام
ایک تعلقہ داری کا کام ہے بے تمیز عورتیں ہرگز انجام نہیں کر سکتیں اگر
جو تم یہہ کہو کہ اگر ہمارے گھر کا کام ہماری عورتیں نہیں کرتی ہیں

کون کرجاتا ہے تو ہم پوچھتے ہین کہ تمھارے نزدیک عورتون کا کام فقط
چکی پیسنا روٹی پکانا ہے جسکو وہ اچھی طرح کرلیتی ہین ظاہرا باقی اونکے کام ختم
کرتے ہونگے خانگی حساب وکتاب کا رکھنا اونکا کام ہے یا تمھارا گھر کا بندوبست
اونکے اختیار مین ہے یا تمھارے ظاہر ہے کہ جب بیچاری عورتون
کو سو تک گنتی نہین آتی ہے پھر وہ کیا حساب رکھینگی کیا انتظام
کرینگی * سوال پڑھنے سے مستورات کی پردہ دری ہوجائیگی
جواب سرکار خیرت شعار کو منظور نظر ہے کہ لڑکیون کے پڑھانے کو
حتی الامکان عورتین ہی آلو مقرر کیجائین اور مکان پر سرکار پردہ [illegible]
اور جن مدرسون پر تمھارا اطمینان اور اعتبار ہو سرکار بخوشی خاطر اونمین
کا مشاہرہ مقرر کردیوے سرکار کی حکمت نمائی لڑکیون کی تعلیم سے
نہ اونکی پردہ دری سے تمھارے نزدیک عورتون کے لیے دیوارین گھر کی پردہ
کافی ہین یا کپڑوں کی نقاب وافی ظاہرا یہ پردے ساترا عضائے
جسمانی ہین مگر تعلیم کا نور تاریکی جہل کو مستور کر دیتا ہے

سوال ہمارے بزرگون سے لڑکیون کے پڑہانیکا دستور نہین ہے ہم
رسم جدید کس طرح اختیار کرین؟ جواب بالفرض اگر کسی اچھی رسم کے
رواج دینے مین کسی سبب سے بزرگون نے خطا کی ہو کیونکہ خطا مقتضائے
بشریت ہے تو یہہ لازم نہین ہے کہ چھوٹے بھی اوس غلطی کو صحیح نکرین دانشمندونکا
قول تو یہہ ہے کہ جو کام باپ سے نہ ہوسکے بیٹا سعادتمند اوسکو پورا کرے
تمیز اور لیاقت کا پیدا کرنا انسانیت مین داخل ہے اس باب مین لکہنا
پڑہنا محض لا حاصل ہے جو بزرگ ہندون کے مسلمانون کے عہد سے پہلے تھے
اونکے وقت مین فارسی پڑہنے کی رسم کہان تھی جب مسلمانون کی یہان
سلطنت ہوئی پھر اونکے خُردون نے زبان فارسی کیون سیکھی اور یہہ خیال
کیون نہ کیا کہ یہہ فارسی ہم خلاف رسم اپنے بزرگون کے پڑہتے ہین اور
علی ہذا القیاس قبل از سلطنت انگریزی یہان زبان انگریزی کون
جانتا تھا جسکے سیکھنے پر اب ہم تم سب آمادہ ہین بہر حال پڑہانا لڑکیون کا
خلاف شائستہ نہین ہے پھر کچھ محل خوف وخطر نہین ہے

سوال جب عورتین پڑھ جائینگی گھر کا کاروبار چھوڑ دینگی ؟ جواب
چھوڑ نہین دینگی بہت صفائی اور خوبصورتی کے ساتھ انصرام کرینگی علی الصباح بستر
خواب سے اوٹھنے کی عادت ڈالینگی اپنی پوشاک پاک صاف رکھینگی تمھارے
گھر مین غلاظت کا نام نہ رہنے دینگی جو تندرستی کے حق مین سراسر مضر ہے
قسم قسم کے کھانے لذیذ اور خوشگوار پکا پکا کر تمھین کھلایا کرینگی تمھاری اطاعت
اور رضاجوئی کو اپنا فخر سمجھینگی تمھارے بچون کی اچھی طرح احتیاط رکھینگی
بچے اونکی صحبت سے شایستہ اور تمیزدار ہونگے بالفرض اگر وہ از روے نفرت
ایک ٹکے کا کام چھوڑ دینگی تو اوسکی عوض چھپن ٹکے کا کر لینگی مثلاً اگر
چکی کا کام چھوڑ دینگی تو سوئی کا کام نعم البدل کرینگی تمھین اونکی
لیاقت کے بھروسے پر گھر کی طرف سے ہر طرح کی دلجمعی رہیگی
اور جب گھر کی طرف سے دلجمعی رہیگی تم بے وسواس کھاتے کماتے
رہیگے سوال جب سب عورتین پڑھ جائینگی پھر چکی کون پیسے گا ؟ج
جواب جب خدا کے فضل سے ایسا وقت آجائیگا پانی کی چکیان

ہوا کی چلیان کثرت سے ہو جاینگی تم آپ کا کچھہ فکر مت کرو سوال ہماری لڑکیان
پرائے گھر جاینگی یعنی جب اونکا بیاہ ہو جائیگا اپنی سسرال کو
چلی جاینگی ہمین اونکے پڑہانے سے کیا ملے گا + جواب
تمھین یہہ ناموری ملیگی کہ اون لڑکیون کی سسرال والے
سب خوش ہو ہو کر یہہ کہینگے کہ زہے ہمارے نصیب جو ہمارے
بیٹون کی بہوئین ایسی باتمیز آئین کہ جنکے شعور اور لیاقت سے
ہمارے گھر نے رونق پائی آفرین صد آفرین اونکے ماں باپون کو
جنھون نے اونھین ایسا سلیقہ شعار اور تمیز دار بنایا اور اون
لڑکیون کی بہت عزت اور توقیر ہو گی - نقل ہے کہ کسی بیوقوف
گھر مین کسی باتمیز گھر کی لڑکی بیاہی آئی وہان کسی بچے نے
کھیل مین اپنی انگلی دیوار کے سوراخ مین دیدی اور وہ اونگلی
پھنس گئی سبنے یہہ راے دی کہ دیوار گرائی جاے کسیکی یہہ تجویز ٹھہری
کہ وہ اونگلی ہی قلم کر دیجاے یہہ تجویزات نامعقول سنکر عروس

باتمیز نے کہا مین بھی تو دیکھون یہہ ماجرا کیا ہے اور اوسنے لوگون
کی حماقت پر تبسم کرکے اونگلی سوراخ سے کھینچ لی سب چھوٹے بڑے
اوسکے پاؤن پر سر دھرنے لگے اور کہنے لگے کہ انے یہو تو سچی دیوی ہے خلاصہ
یہہ ہے کہ تمیز سبکو عزیز ہے اور وہ تعلیم سے آتی ہے **سوالات** از جانب
وکیل سرکار و **جوابات** منجانب وکیل رعایا **سوال** تمہاری عورتین
بتلا سکتی ہین کہ ایک سیر مین کَے چھٹانک اور ایک تولے مین کَے ماشے
ہوتے ہین ؟ **جواب** نہین **سوال** اگر تمھاری عورتون سے یہہ سوال کیا
جائے کہ تمھارے گھر مین تین چھٹانک روز گھی کا خرچ ہے اور گھی کا نرخ
ڈیڑھ سیر تین چھٹانک ہے بتاؤ کہ ایک مہینے مین کتنا گھی خرچ ہوگا اور
اوسکی قیمت کیا ہوگی تمھین یقین ہے کہ وہ یہہ سوال حل کر سکینگی ؟
جواب نہین **سوال** اگر کوئی سُنار ایک زیور طلائی بنا کر
تمھاری عورتون کے پاس لائے اور کہے کہ یہہ زیور تول مین سوا گیارہ
روپیہ بھر ہے اور سونے کا بھاؤ ساڑھے سترہ روپیہ تولہ ہے اور میری

مزدوری تولے پیچھے پونے تین آنے ہوتے ہین تم باور کروگے کہ وہ
سونار کا حساب ٹھیک کر دیگی ؟ جواب نہین سوال جب تم
پردیس مین ہوگے اور اپنی کمائی سیدھی اپنی عورتون کے پاس
بھیجتے رہوگے تمھین اطمینان ہے کہ جب تم گھر جاوٴگے
سوا ے زبانی جمع وخرچ کے اور کچھ حساب تحریری بھی پاوٴگے ؟
جواب نہین سوال ان صورتون مین جنکا اوپر بیان ہوا تمھارے
گھر اور تمھارے زر کا صریح نقصان ہے یا نہین ؟ جواب
ہے سوال بیاہ براتون مین عورتون کے جھنڈ کے جھنڈ
فحش گاتے ہوے سر بازار نکلتے ہین اور جب براتی کھانیکو بیٹھتے
ہین کوٹھون پر چڑھ کر باآواز بلند اونکو مغلظات گالیان سناتی
ہین یہہ حرکات ناپسندیدہ اونکے تمھارے نزدیک داخل تہذیب ہین ؟
جواب نہین سوال بعض معاملات خانگی ایسے ہوتے ہین کہ جنکا چھپانا
غیرون سے لازم آتا ہے اب فرض کرو کہ تم سفر مین ہو اور تمنے

اپنی عورتون کو خط لکھا اور اوسمین کوئی پردہ کی بات لکھی اور تمھاری
عورتون نے کسی مرد اجنبی کو بلا کر وہ خط اوسے دیدیا کہ ہمین پڑھ کر
سنا دو اور اوسنے پڑھ دیا بولو راز مخفی تمھارا فاش ہوگیا یا نہین ؟
جواب ہوگیا سوال اگر کوئی خط تمھارا تمھاری عورتون نے تمھارے
کسی بداندیش سے پڑھا یا اور اوسنے اپنی طرف سے کوئی ایسی نامعقول
بات بناکر تمھاری عورتون کو سنادی کہ اونھین تیر سی لگ گئی کہو یہہ
بات بری ہوئی یا نہین ؟ جواب ہوئی - یہان ایک نقل مناسب حال
مندرج کیجاتی ہے کسی نے اپنے گھر خط بھیجا اور اوسمین یہہ لکھا کہ ہمنے فلان
سرکار مین بڑا عہدہ پایا ہے عورتون نے وہ خط میانجی سے پڑھوایا
میانجی نے پڑھ کر ڈھاڑ مار کر رونا شروع کیا عورتون نے پوچھا میانجی خیر تو ہے تم
کیون رونے لگے میانجی نے کہا تم بھی رو و عورتین بھی رونے پیٹنے لگین یہہ
واویلا سنکر پاس پڑوس کے لوگ جمع ہوگئے اور میانجی سے خط کا حال پوچھنے
لگے میانجی نے اونھین بھی رونے کی اجازت دی کسی دانشمند نے کہا لاؤ

میاںجی وہ خط ہم بھی تو پڑہیں دیکھیں اوسمیں کیا لکھا ہے اور یہ رونا
کیوں مچ گیا ہے خط جو پڑہا تو اوسمیں ترقی عہدہ کی خبر مندرج تھی پوچھا میاںجی
تمنے خوشی کا غم کیوں کر دیا آپ روئے اور دونکو رولادیا میاںجی نے کہا سنو بیبیوں تو
رویا کہ وہ ایسی ثروت پاکر مجھے کیوں نوکر رکھینگے اچھا معلم تلاش کرینگے
میری روٹیوں میں خلل آجاییگا عورتوں کو رونے کے لیئے یوں
کہدیا کہ اب تمہاری طرف سے بھی اونکا التفات کم ہوجاییگا پڑوسیوں
کو اسلیئے رولایا کہ جب وہ تزک و احتشام سے دولتخانہ پر تشریف لاینگے
تمہارے مکانوں کو رتھ خانے اور اصطبل وغیرہ کے لیئے تجویز کرینگے
سوال تم اپنے یہاں کی عورتوں کو ناقص العقل کیوں کہتے ہو؟
جواب اونمیں دانش و تمیز نہیں ہوتی ہے **سوال** دانش اور
تمیز کا حاصل ہونا کس بات پر منحصر ہے؟ **جواب** تعلیم و تربیت پر
سوال عورتوں کی تعلیم و تربیت کسکے اختیار میں ہے؟
جواب طفلی میں اونکے والدین کے اختیار میں

سوال پھر عورتون کی تعلیم و تربیت کے نہونے مین قصور عورتون کا
ہے یا اونکے والدین کا؟ جواب اونکے والدین کا سوال تم اپنی
لڑکیون کے خیر خواہ ہو یا بد خواہ ہو؟ جواب بھلا اپنی اولاد کا کوئی بھی
بد خواہ ہوتا ہے سوال تمنے اس مباحثہ مین اپنے سوالون کے جواب معقول
پائے یا نہین؟ جواب معقول پھر معقول سوال سوالات سرکاری
کو تم نے برضا و رغبت تسلیم کیا یا نہین؟ جواب
بخوشی خاطر ہمنے تسلیم کیا المختصر مباحثہ تمام ہوا اور اوسکے آغاز
کا بوجہ شایستہ انجام ہوا اب مقتضاے دانش و صوابدید
بینش یہی ہے کہ تم اپنی اپنی لڑکیون کی تعلیم و تربیت مین کچھ
ہرج مت ڈالو اور یہہ کام آج کا کل پر مت ٹالو گیا وقت پھر
ہاتھہ نہین آتا ہے وہ تیر بھی پھر آتا ہے جو کمان سے نکل جاتا ہے
کار خیر مین استخارہ کی حاجت کیا بیچاری لڑکیون کے حق مین
صرف نیکی کا سوچ سرانجام

وقت کی تصویر اور وقت کا بیان

زمانہ قدیم مین یونان اور رومیہ گبر ہی اکے مصورون نے ذہنی صورتون کے
بتون کو تراش لیا تھا مثلاً آسمان کے نام کا ایک بت سمندر کے نام کا
ایک بت وغیرہ ازانجملہ وقت کا بھی ایک بت گھڑا تھا اس فرضی صورت
پر ایک بوڑھا فقط پیشانی پر کچھ بال باقی سر گنجا ایک ہاتھ مین گھانس کاٹنے کا
ایک لمبا ہنسیا دوسرے ہاتھ مین ایک بالو کی گھڑی بوڑھا اسلیے کہ اوسکی عمر
بہت بڑی ہے پیشانی پر فقط کچھ بال اسلیے کہ اوسے آگے سے پکڑ سکتے ہین
باقی گنجا اسلیے کہ پیچھے سے ہاتھہ نہین آتا ہے ایک ہاتھہ مین ہنسیا اسلیے
کہ جسطرح ہنسیے سے گھانس کٹتی چلی جاتی ہے اوسیطرح وہ بھی کاٹتا چلا جاتا ہے
دوسرے ہاتھہ مین بالو کی گھڑی اسلیے کہ جسطرح بالو کا دورہ شیشے مین رہتا ہے
اسیطرح وہ بھی پھیر کھاتا ہے انجیل مین لکھا ہے کہ وقت کی تشبیہ گھانس
اور گھانس کی پھولون کے ساتھہ ہے جسکا وجود آج ہے کل نہین تلسیداس
نے اپنی رامائن مین وقت کی بہت اچھی تعریف لکھی ہے

کہتے ہین کہ لمحظے گھڑیان گھنٹے دن مہینے برس سے سب لوگ دار تیر ہین اور ان تیرون کی کمان وقت ہے ایک فارسی کی رباعی کا مضمون یا وقت کی تعریف مین قابل تحسین ہے شاعر کہتا ہے کہ یہہ باتین تو مین فرض کر سکتا ہون کہ آج آسمان ناموافق ہے کل موافق ہوجائیگا یا آج رنج ہے کل راحت ہوجائیگی مگر یہہ فرض نہین کر سکتا ہون کہ یار ان گذشتہ پھر ملجائینگے اور وقت گذشتہ پھر لوٹ آئیگا اب اگر ناظرین کتاب بگوش غور سماعت فرمائین تو مین موافق اپنی عقل کے مضمون تعلیم عورات گذارش کرون ٭

مضمون تعلیم عورات

عقل حیران ہے حیران کیسی پریشان ہے کہ دولت لازوال تعلیم و تربیت سے لڑکیان کیون محروم رہتی ہین اور اسلیئے او سے بےتمیزی اور ناقص العقلی کے طعن و تشنیع کیون سہتی ہین اگر خدا تعالی ان لڑکیون کے موہنہ مین زبان دیتا یا اونکی سر آنکھین نہ بناتا تو یہہ صبر آتا کہ بغیر زبان کے کیونکر بول سکینگی

اور بغیر آنکھون کے حرف کیونکر پہچانینگی سوا اوسکے حکیم علی الاطلاق نے
لڑکون اور لڑکیون کو پانچون قوتین برابر دی ہین اور اون قوتون کے
یہہ نام ہین دیکھنا ۔ سننا ۔ سونگھنا ۔ چکھنا ۔ چھونا ۔ دیکھنے کی قوت آنکھہ مین
ہے سننے کی کان مین سونگھنے کی ناک مین چکھنے کی زبان مین چھونیکی
جسم مین اور جو یہہ خیال کیا جاوے کہ شاید شاستر اونکی تعلیم کا مانع ہو گا سو
شاستر پکار پکار کہہ رہا ہے کہ جو مان باپ اپنی اولاد کو نہین پڑہاتے ہین
وہ اونکی دشمن ہین پس سب جانتے ہین کہ اولاد مین لڑکے اور لڑکیان
دونون شامل ہین اور کوئی مان باپ یہہ بات ہرگز نہین کہہ سکتا ہے کے
ہماری لڑکی ہماری اولاد نہین ہے استری چرپا مین بحوالہ بڑے بڑے
شاسترون کے جو کچھہ لڑکیون اور عورتون کے حق مین لکھا ہے یہان اوسکا
ترجمہ کیا جاتا ہے ۔ جب لڑکیان بولنے لگین لڑکون کی طرح نہین اونکو
پڑہانا لکھانا مناسب ہے اور عورتون کو بوسیلہ زبان دیسی تعلیم
فنون واجب ہے عورتون کو فقط وید پڑہانا ناجایز ہے جو خاوند کھانے

کپڑے کا کچھ بند و بست کرکے سفر مین چلا جائے تو عورت کو چاہیے کہ
حتی الامکان اوسی سامان سے اپنا نباہ کرے اور اگر گھر کو بے‌سامانی کی حالت
مین چھوڑ کر چلا جائے تو اوس نیکبخت کو لازم ہے کہ بوسیلہ مزدوری
فنون کے اپنی اوقات بسر کرے عورتون کو چاہیئے کہ نور کے تڑکے اوٹھا
کرین پھر گھر کی صفائی کی طرف توجہ کیا کرین پھر برتنون کو خوب صاف
کرایا کرین پھر متوجہ خاطر سے [illegible] بنایا کرین اور پھر ساس سسر اور شوہر
کو بطور اضع تمام کھلایا کرین کپڑے ایسے نہ پہنا کرین جنمین اوسکا جسم نظر
آجایا کرے دروازہ پر بیٹھنا جھروکون سے جھانکنا غیر کے گھر سونا
عورتون کے حق مین معیوب ہے جب رامچندر بن کو سدہارے
اوسی مین مقام اونکا اتری رکھہ کے استھان پر ہوا اوسوقت
انسویا رکھہ کی استری نے سیتا کو جو پند آمیز باتین سنائین اونکا
ترجمہ تلسی کرت راماین سے کیا جاتا ہے ۔ اے سیتا مین تمھارے
سامنے ایک مضمون اخلاق عورات بیان کرتی ہون کہ وہ زمان آئندہ

مین عورتون کے لئے بہت کار آمد ہوگا مان باپ بھائیون کا سلوک
اندازہ سے باہر نہین ہوتا ہے مگر خاوند کا سلوک بے اندازہ ہے وہ عورتین
بہت بُری ہین جو اپنے خاوند کی خدمت نہین کرتی ہین صبر ایمان
دوست اور عورت ان چارون کا امتحان تکلیف کی حالت مین خوب
ہوتا ہے جو عورتین اپنے خاوند اندھے بہرے کوڑھی اور اپاہج کی اچھی طرح
تعظیم و تکریم نہین کرتی ہین وہ دوزخ مین پڑینگی اور وہان کی عقوبتون
مین پڑینگی و بدکی راہ سے چار قسم کی عورتین پائی جاتی ہین ایک
بہت اچھی دوسری اچھی تیسری بُری چوتھی بہت بُری اول کو خواب
و خیال مین بھی سوائے اپنے خاوند کے دوسرا نظر نہین آتا ہے دوسرے
غیرون کے خاوندون کو باپ بھائی اور بیٹون کی طرح دیکھتی ہین جو عورتین
اپنے دین و ایمان یا خاندان کا خیال کر کے طریق ناہنجار پر قدم نہین دھرتی
ہین اونکا درجہ بڑا ہے کیونکہ اونمین بھی مادہ شرارت پایا جاتا
تیسری یہ ہے کہ اونکے دل ہی مین ایسے خیالات نہ آئین اور جو عورتین

ہمارے بچے اب تعلیم کے لایق ہو گئے ہونگے اونھین یہہ سوجھتا ہوگا کہ
انہین مکتب بین بٹھا ئین یا جو لڑکے ہم معلم کے حوالہ کر آئے ہین وہ ہین
اپنی نادانی سے اوٹھین اوٹھا ئین یعنی اگر معلم نے کسی لڑکے کو ایک تپٹ
کی ہوگی اور وہ لڑکا روتا ہوا اپنی مان کے پاس آیا ہوگا اور یہہ کہا ہوگا
کہ امان آج میانجی نے مجھے ایسا مارا کہ میری کھال اودھڑ گئی ہین تو
کل سے ہرگز پڑھنے کو نجاؤنگا امان نے کہدیا ہوگا کہ بیٹا ایسے
پڑھنے پر دھول ڈالو خالق باری تہہ کر کے طاق مین رکھ چھوڑو چولھے
مین جاے ایسا پڑھنا اس پڑھنے سے تو بھیک مانگ کھانا اچھا اون کی
فہم ناقص مین تو یہہ بات کیون سمائے گی کہ اوستاد کا جور مان باپ کے
پیار سے بہتر ہے پوست کا مالک اوستاد اور استخوان کا مالک مان باپ ہے
گھر کا حال مفصل وہ ہمین کبھی نہین بتائیگی جو بات نقصان کی ہوگی
ہرگز خط مین نہین لکھائیگی یا جب گھر سے بعد انتظار بسیار خط آئیگا تو
وہ پڑھا نہ جائیگا یہان شہر ولت مین یہہ دستور ہے کہ ادھر

مندنی بازار مین خطوط نویسی کی دکان جماتے ہین اور بحساب اوسط
ٹکا خط کماتے ہین ہم نے بھی ایسے خطون کو پڑھا مگر اچھی طرح پڑھ نہ سکا
اون خطوط کا املا تک درست نہین ہوتا پس انشا کا کیا کہنا —
نقل ہے کہ کسی افغان امیر کے یہان ایک دیوان جی تھے اونھون نے
اپنے آقا کو مہربان حاحطی سے لکھا کسی نے کہا دیوان جی مہربان مین
تو ہا ہوز ہے کہا ہم اپنے بڑے کو بڑی حے ہی سے لکھینگے چھوٹی
ہے سے ہرگز نہ لکھینگے — اب مردون کے گھر مین رہنے کی تکلیفات
سنو جب وہ دیکھتے ہین کہ معمول دو تین دن چڑھے تک سوتی ہین
اپنی تندرستی کھوتی ہین گھر میلا کچیلا کاٹنے کو دوڑتا ہے روٹی
بیوقت ہوتی ہے کھانا اچھا نہین پکتا ہے ناخوش ہوتے ہین دل
ہی دل مین رہتے ہین اور یہہ سوچتے ہین کہ اگر انہین کچھ کہینگے تکرار
ہوگی وہ زیادہ ناگوار ہوگی اور جب کوئی تیوہار آتا ہے ان
بیچارون کو بڑی فکر ہوجاتی ہے سوچتے ہین کہ جو موافق مرضی

اون نادانون کی چیزون کا انصرام نہوگا ہمین آرام نہوگا غرض یا ہر
رہے تو ویسے اور گھر مین رہے تو ویسے اس مضمون کے بڑہانے مین لحاظ آتا ہے
بس مختصر کیا جاتا ہے؛

عورتوں کی جہالت سے عورتون کے نقصان

عورتین اپنی نادانی اور حماقت سے مردون کے نزدیک محض بیوقار ہین
سراسر بے اعتبار ہین جنکی بے اعتباری ہے اوسکی خواری ہے
سچ ہے گھوڑے کا گرا سنبھل سکتا ہے پر نظرون کا گرا نہین سنبھلتا
شوہر اونکے اونہین دل وجان سے نہین چاہتے ہین بیگانے
بیگانے اونہین بیطرح نہین سراہتے ہین نادان عورتین اپنا سمجہ
کا گھر مٹی کر دیتی ہین نادانی سے سامان ادبار اپنے لیے مہیا
کر لیتی ہین بعض بعض عورتین لڑ جہگڑ کر اپنی جان کہو دیتی ہین
کسیکا کیا لیتی ہین جو عورتین اپنے خاوندون اور فرزندون کے ساتھ
کج اخلاقی رکہتی ہین کیا ہمین اونکا کچھ نقصان نہین ہے طریق

مروت کو چھوڑ بیٹھی اختیار کرتی ہین کیا اسمین اونکا ضرر ایان نہین
ہے دونون مضمونون کا یہہ ماحصل ہے کہ مردون اور عورتون مین
اتحاد نہین ہے جنگ وجدل سے لطف اوٹھا رہی ہین ہے کہ باہم گر
ہلے ملے رہین نہ مردون کو عورتون کی شکایتین اور نہ عورتون
کو مردون سے گلے رہین یہہ بات عورتون کی تعلیم و تربیت
پر منحصر ہے ورنہ کب میسر ہے یہہ بھی نہین کہہ سکتے ہین
کہ شاید مان باپ لڑکیون کی تعلیم مین صرف زر ناگوار سمجھتے
ہونگے کیا معنی اگر وہ لڑکیون کے حق مین بخل کو کام مین لاتے
تو اونکے بیاہون مین اتنی ورخرچی نہ کیا کرتے یہہ فضول خرچی
اونپر وبال لاتی ہے اونکو بہت ستاتی ہے کسی قوم ہنود وغیرہ
اونکے بیاہون کا اسقدر صرف ہے جو زیادہ از حوصلہ ظرف ہے
راجپوتون مین دخترکشی کا باعث بہ تلاش حکام انگریزی یہی پایا
گیا کہ لڑکیون کے بیاہون کا بوجھہ اوسنے نہ اوٹھا یا گیا تو چندار

ہوگئے زیر بار ہوگئے کئی سال ہوئے کہ ضلع مین پوری مین حکام
انگریزی نے دربار کیا اور رسمیات کا راجپوتون سے محلکا لکھا لیا
کہ لڑکیون کے بیاہ مین مقدار مجوزہ سرکار سے زیادہ صرف نہ کرینگے
ورنہ سرکار کے گنہگار ٹھہرینگے اس تجویز سے اب سب کا بیاہ ہوتا ہے
غربا کی لڑکیون کا بھی موافق حیثیت کے بیاہ ہوتا ہے۔
نقل ہے کہ کسی تونگر نے اپنی بیٹی کا بیاہ بڑی دھوم دھام سے کیا اور
جہیز مین مال فراوان دیا جب وہ سسرال کو چلی زار زار رونے لگی
کسی نے پوچھا بیٹی تو کیون روتی ہے تیرے باپ نے تو اتنا کچھ
تجھے دیا ہے جس سے تمام عمر تیری بفراغت تمام
بسر ہوتی ہے اوس نے جواب دیا کہ مین اس لیے
روتی ہون کہ دیکھیے شوہر کے راضی رکھنے مین کیونکر
عہدہ برا ہوسکتی ہون ہو نہ ہو اوس وقت اوسے
یہ خیال آگیا ہوگا کہ مین کچھ لکھی پڑھی نہین ہون ایسا

نہ ہو کہ میرا خاوند میری جہالت سے نفرت کرے اور میری نادانی
سے ناراض ہو۔ اور جو یہہ سوچتے ہین کہ عورتون کو سلف سے
پڑہنا نصیب نہین ہوا تو ہم اوتارون سے منزل چلا سکتے
ہین کہ عورتین خواندہ تھین ۔ کرشنا اوتار مین رکمنی
اپنے ہاتھ سے پتر لکھہ لکھکر کرشن پاس دوار کا مین
بھیجتی تھین دروپدی پانڈون کی استری خواندہ تھی
اس اوتار کے بعد راجہ بھوج کی رانی بھان وتی نے قابلیت مین نام
پیدا کیا اور اوسکی بیٹی ودیا دھری تو ایسی فاضلہ تھی کہ جسنے کالداس سے پنڈت
سے مباحثہ علمی کر کے اپنے نام کو فروغ دیا لیلاوتی کی علمیت کیا پوچھتی
اوسکی تصنیف کی ہوئی کتاب لیلاوتی دیکھہ لو ۔
الحاصل بدلائل عقلی و براہین نقلی ہمنے یہہ بات اچھی طرح
ثابت کر دی بلکہ اپنی شرط جیت لی کہ لڑکیون کا پڑہانا مثل
لڑکون کے نہایت درست ہے اور نہایت بجا اور

نہ پڑہانا اوسکا سراسر نادرست اور سراسر بیجا ہو لڑکیون کو پڑہانا لکھانا عین انصاف ہے اونکو حالت جہالت مین رکھنا نا انصافی صاف ہے اُن بیچاریون کو پڑہانا چاہیئے انکی حال پر ترس کہانا چاہیئے ہمین یاد آتا ہے کہ وکیل رعایا کی طرف سے ایک سوال یہہ بھی ہوا ہے کہ سرکار کو کیا پڑی ہے جو ہماری لڑکیون کو پڑہانا چاہتی ہے اور جو جواب اسکا سرکار نے دیا ہے وہ بھی قرین عقل بہت اچھا ہے اب ہم اوس جواب کی ترمیم کرتے ہین یعنی اوسکو وضاحت تمام ترقیم کرتے ہین سرکار منصف عادل ہے رحیم ہے کریم ہے باذل ہے لڑکون اور لڑکیون پر اوسکی توجہ یکسان ہے احول کی آنکھہ مین دوہی نمایان ہے سبحان اللہ سرکار کی کیا عدالت ہے زبردست اور زبردست کی ایک حالت ہے ایکدن مینے اپنی آنکھہ سے یہہ تماشا دیکھا کہ ایک چپراسی زبردستی ایک بنئے کو دق کر رہا تھا اور کہتا تھا ہم سرکار کے چپراسی ہین تو بنئے نے کہا۔ اگر آپ چپراسی سرکار ہین تو ہم بھی سرکار کے دوکاندار ہین

بھلا سرکار کی کیا غرض ہے جو عوام الناس کے لڑکون کو صاحب علم
بناتی ہے پڑہا لکھا کر بڑے بڑے عہدون پر ممتاز فرماتی ہے جیسے لڑکے
کی بڑی نوکری ہوتی ہے اوسکے باپ کی بڑی ناموری ہوتی ہے اوسکی
کمائی اوسکے لگانون پاس آتی ہے یا سرکار کے خزانہ مین جاتی ہے جو
کوئی یہہ سوال جاہلانہ کرے کہ ہمارے لڑکون کو پڑہا کر سرکار نے اپنی
نوکری کرائی تو یہہ جواب نادان بھی دے سکتا ہے کہ سرکار نے چاکری
کے بدلے چاندی عطا فرمائی سرکار کی کیا غرض نکلی جو گلی گلی
کوچے کوچے صفائی کا بندوبست کیا کیا اس احسان کو لوگون نے
اچھی طرح نہین سمجھا عوام کے فائدہ کے لئے غلاظت کو صاف کرایا
اونکی اور اونکے بال بچون کی تندرستی پر دہیان فرمایا سرکار نے
شفاخانے اپنے لئے بنوائے کہ رعایا کے زخمون پر پھاہے چڑہوائے
سرکار کو حیوانون کا یہہ خیال ہے کہ جو کوئی بیل یا گدھے کو اوسکی
طاقت سے زیادہ لاد دیوے کیا مجال ہے جب سرکار کے

حیوانون پر یہہ احسان ہین پھر لڑکیان تو انسان ہین اگر اونکی لغا ہی کی طرف سرکار نے توجہ فرمائی ترحم شاہی کی شان دکھلائی سرکار کو فائدہ عام منظور ہے اور یہہ بات سلاطینون کی ذات مین ضرور ہے سرکار کی راے رزین مین لڑکیون کا بڑھانا بھی انسب ہے اور اس باب مین سرکار کی نہ کچھہ غرض ہے نہ سرکار کا کچھہ مطلب ہے سرکار جان و مال سے رعایا کے حال پر مہربان ہے رعایا پر سرکار کا سراسر احسان ہے سرکار رعایا کی آسایش و آرام کو اپنی آرام پر فائق جانتی ہے اور رعایا کی تکلیف کو اپنی تکلیف مانتی ہے خود غرض وہ ہے جیسے اپنا ہی مطلب سوجھے دوسرے کے مطلب کو نہ پوچھے ؁

حکایت خود غرض کی مذمت مین

ایکدفعہ بغداد مین آگ لگی آدھا شہر جل گیا ایک دوکاندار شکر کرنے لگا کہ بھلا ہوا میری دوکان تو بچ گئی کسی جہاندیدہ نے کہا

آپ کو اہوں مجھے اپنا ہی غم ہے وبس تو اس بات کو پسند کرتا ہے کہ تو
آگ سے صحیح وسالم نکلجاے اور تمام شہر جل جاے جو لوگ بھوکھوں کے
سامنے اپنا پیٹ بھرتے ہین وہ بڑے سنگدل ہین قساوت ہین بدا انہین
جنکے دلمین درد ہے وہ جبتک بھوکھون کو نہین کھلاتے ہین آپ نہین
کھاتے ہین بیمار دار ہرگز تندرست نہین ہوتا ہے وہ اپنی تندرستی کو بیمار
کے غم مین کھوتا ہے بادشاہ اگر ایک لکڑہارے کا گدھا دلدل مین دیکھ
لیتے ہین بمقتضاے کرم گستری اوسکی مخلصی کے لئے مدد دیتے ہین ❊

حکایت دردرس کی تعریف مین

ایکبار دمشق مین قحط سخت کی بلا آئی عوام الناس نے بڑی مصیبت
اوٹھائی آسمان سے زمین پر ایک بوند نہ پڑی کشتکاری کی کیفیت
بگڑی درختون پر پتا نہ رہا کنوون مین پانی سوکھ گیا شیخ شیراز فرماتے
ہین کہ اونہین ایام مین مجھے میرا ایک دوست ملا جو سوکھ کر کانٹا ہو گیا
تھا مین سکتے کے عالم مین ہو گیا کہ یہہ عزیز تو بہت موٹا تازہ تھا

دانشمندی مین اوسکا آوازہ تھا اسپر کیا مصیبت آئی اسنے کیا انکا یعنی [illegible]
سنے پوچھا تم کیون حیران ہو کس مرض مین اسیر ہو [illegible]
بولا تمھاری عقل کہان ہے تم کہان ہو جان بوجھکر پوچھتے ہو
نادان ہو دیکھتے نہین ہو کال پڑ رہا ہے ملک اجڑ رہا ہے رعیت کا نام
نہین ہے خلقت کو چین آرام نہین ہے کہا اے یار تمھاری گرہ
مین تو زر ہے تمھین قحط کا کیا خوف وخطر ہے بولا بھلا وہ بھی
مرد ہے جو اپنے ہموطنون کو مبتلاے درد دیکھکر بیدرد رہے مجھے
اپنا تو کچھہ غم نہین ہے پر ملک کی پریشانی کا غم کچھہ کم نہین ہے
بہرحال لڑکیون کی تعلیم مین سود دنیا وبہبود دین ہے اور وہم کا
علاج تو لقمان پاس بھی نہین ہے جب یہہ بات اور کہہ لینگے تب اہل
دہستان کو قلم انداز کر دینگے کیونکہ ہمنے تو دریا کو کوزہ مین بھرا ہے
اس فضول گوئی مین کیا دھرا ہے وہ بات یہہ ہے کہ بعض عقلمند یہہ خیال
بالکل باندہتے ہین کہ کیا ہماری لڑکیان نوکری کرینگی جو ہم اونہین پڑہاوین

ہمارے نزدیک یہہ خیال خواب سے بدتر ہے اور عقل کے نزدیک محض بے اثر ہے بفرض محال اس خیال کے معنی ہم یون لگاتے ہین کہ لڑکیان نوکری نہین کرتی ہین نہین پڑہائی جاتی ہین لڑکے نوکری کرتے ہین پڑہائے جاتے ہین ظاہرا نوکری سے مراد لکھنے پڑہنے کی نوکری ہے کیونکہ اوسکے ساتھہ تعلیم کی قید لگی ہے ہم دیکھتے ہین کہ جو مرد تعلیم نہین پاتے ہین وہ سپہ گری یا خدمتگاری کی نوکری سے روٹی کما کھاتے ہین پس اگر ناخواندہ عورتین بھی نوکری کرنے پر آئین تو کیسکے لڑکے کھلا کر کسیکی روٹی پکا کر اپنے پیٹ کے لئے کما لائین اب بھی اکثر عورتین اس قسم کی نوکریان کرتی ہین اور زنان نفقہ سے اپنا وقت کاٹتی ہین اون عقلمندون سے پوشیدہ نرہے کہ تعلیم ہر ایک پیشے مین سودمند ہے دیکھو جو چپراسی اپنے ہم پیشون مین خواندہ ہوتا ہے تو اوسکی سب تعظیم و تکریم کرتے ہین اور اوسکی بات پر کان دہرتے ہین سچ ہے ۔ بزرگی عقل پر منحصر ہے نہ سال پر تونگری دل پر منحصر ہے نہ مال پر علم بڑا جوہر ہے علم سے فقیر تونگر ہے جسکے پاس علم کی

دولت ہے اوسکی طرح عزت بڑی صولت ہے عالمون مین نہ بے علم ایسا جیسا بہشتون مین گویا جہل کے مضمون کا بڑا طول ہے اوسکے لکھنے سے اب طبع روان متحمل ہے اس خارستان مین پائے عقل لنگ ہے اور لنگ چلنے سے تنگ ہے ہم چاہتے ہین کہ اب کچھ باتین دل لگی کی لکھی جاوین اور ناظرین کتاب اونسے حظ اوٹھاوین *

لطایف ظرایف

بابا لچھمن داس فقیر ابتدای عملداری سرکار مین ضلع میرٹھ مین تحصیلدار مقرر ہوئے اور میرٹھ اور ہاپور کی دو تحصیلین اونھین سپرد ہوئین کہتے ہین کہ وہ محض ناخواندہ تھے کسی ظریف نے اونسے پوچھا کہ آپکی تحصیل کہان تک ہے یعنی تحصیل علمی اونھون نے جوابدیا میرٹھ سے ہاپور تک *

لکھنو کی نوابی مین کسی کو چکلہ داری کا خلعت عطا ہوا جب وہ دربار سے ہاتھی پر سوار ہوکر اپنے علاقہ کو چلا دم کی طرف منہہ کرکے بیٹھا کسینے کہا آپ اولٹے کیون بیٹھے ہین کہا مین یہہ

دولت ہے اور کئی بڑی عزت بڑی صولت ہے عالموں مین بے علم ایسا
جیسا ہنسون مین کوا جہل کے مضمون کا بڑا طول ہے اوسکے لکھنے
سے اب طبع روان مجہول ہے اسس خارستان مین پائے عقل
لنگ ہے اور لنگ چلنے سے تنگ ہے ہم چاہتے ہین کہ اب کچھہ باتین
دل لگی کی لکہین جو باعث ہون ناظرین کتاب اوس سے حظ اوٹھائین +

لطایف ظرایف

بابا لچھمن داس فقیر ابتدای عملداری سرکار مین ضلع میرٹھہ مین تحصیلدار
مقرر ہوئے اور میرٹھہ اور ہاپور کی دو تحصیلین اونھین سپرد ہوئین کہتے ہین کہ
وہ محض ناخواندہ تھے کسی ظریف نے اون سے پوچھا کہ آپکی تحصیل کہان تک
ہے یعنی تحصیل علمی اونھون نے جواب دیا میرٹھہ سے ہاپور تک +
لکھنؤ کی نوابی مین کسی کو چکلہ داری کا خلعت عطا ہوا جب
وہ دربار سے ہاتھی پر سوار ہوکر اپنے علاقہ کو چلا دم کی طرف منہہ
کرکے بیٹھا کسی نے کہا آپ اولٹے کیون بیٹھے ہین کہا مین یہہ

دیکھتا چلتا ہون کہ میرے پیچھے پیچھے دوسرا جبکہ داری کا خلعت پہنے تو ہمین چلا آتا ہے ✣

نواب سعادت علیخان کی کچہری مین ایک شخص کہین عرضی دیکر چلا گیا جب عرضی پڑھی گئی اور وہ حاضر نہ تھا حکم ہوا عرضی دہ سرکار عرضی باز آوار

جب عالمگیر بادشاہ نے حیدرآباد دکن پر یورش کی فوج غنیم نے لشکر شاہی پر قلعے سے پتھرون کی بارش کی کسی سردار کے دانت پر ایک پتھر لگا وہ بولا کہ اپنا دانت قلعے کے سنگھائے کلان یعنی جواہرات پر تھا نہ اس سنگ پر جسنے دانت توڑ دیا معلوم ہوا کہ قضا و قدر جوہریون کی اصطلاح نہین جانتے ہین ✣

ایک عامل کا بدیع الزمان خان نام تھا ایک گنوار زمیندار کہنے لگا ہمارے عامل کا نام نیکی زمانخان ہے بدی زمانخان کسی اور ایسے تیسے کا ہوگا ✣

ملا دو پیازہ جب قصبہ ہنڈیا مین پہنچے وہ بستی انہین پسند آئی بولے دو پیازہ اب ہنڈیا مین آنکر کہان جائیگا ✣

سنہ ۱۸۶۶ع کے دربار مین بمقام آگرہ نواب گورنر جنرل بہادر نے

وقت ملاقات جودھپور کے راناسے پوچھا رانا صاحب آپکے کے کنور ہین پہلے تو رانا صاحب نے آپ جواب نہ دیا مصاحب کی طرف اشارہ کردیا مصاحب نے عرض کی قبلہ عالم گیارہ کنور ہین ابتو رانا صاحب خود بول اوٹھے کہ نہین نہین گنتی سے بھی سوا ہین پھر مصاحب نے تصریح کی کہ گیارہ رانیون سے ہین اور باقی اور محلون سے ✣

اوسی دربار مین دھولپور کے رانا کے ساتھ اونکا ایک چھوٹا کنور دربار مین گیا نواب گورنر جنرل بہادر نے بطور ظرافت رانا صاحب سے کہا اس کنور کی نظر کہان ہے رانا صاحب بولے یہہ کنور خود نظر ہے ✣

جے سنگہ سوائی جیپور کا راجہ جب طفل خورد سال تھا اوسکا باپ مرگیا سلطنت دہلی مین اوسکی طلبی ہوئی سردارون نے چند سوالات فرضی سے اونکے جوابات راجہ کو تعلیم کئے وہ کودک اپنی عقل خداداد سے پر تھا بولا بھلا جو ان سوالات مین سے ایک بھی نہ پوچھا گیا کوئی اور ہی بات پوچھی گئی تو مین کیا جواب دونگا ✣

عرفی شیرازی ایکدن ابو الفضل وزیر اکبر پاس گئے ابو الفضل بلکون یعنی سگ بچون کے ساتھ لہو و لعب مین مشغول تھے عرفی نے پوچھا صاحبزادون کا نام کیا ہے ابو الفضل نے کہا عرفی عرفی نے جوابدیا مبارک۔ ناظرین کتاب پر واضح ہو کہ ابو الفضل نے جو عرفی کہا سو عرفی کے معنی مشہور ہین یعنی مشہور ہے پلے مین اور عرفی نے جو مبارک کہا سو مبارک ابو الفضل کے باپ کا نام ہے

نقلیات دلچسپ

ایک بنئے کی چھاتی پر سے چوہا نکل گیا وہ رونے چلانے لگا لوگون نے پوچھا خیر تو ہے ایسے کیون روتے ہو کہا میری چھاتی پر سے چوہا نکل گیا انھون نے کہا جو چوہا نکل گیا تو کیا کوئی تلوار کا گھاؤ لگ گیا کہنے لگا گھاؤ تو نہین لگ گیا پر چوہا راہ تو کر گیا +

ایک بنئے کے گھر مین چور گھسے اور اسباب چرا چرا کر باندھنے لگے وہ اور اوسکی عورت تھی بنئے نے اپنی عورت سے کہا جو ہم اسنے

کچھ کہتے ہین تو یہہ ہمین زخمی کر دینگے اسلئے اب ہم یہہ کہتے ہین کہ ہم تو
جگنّاتھ کو جاتے ہین اور تم چبا کر رونے لگو کہ مجھے اکیلا چھوڑ کر کہان
جاتے ہو وہ عورت یکایک خود ہاڑ مار کر رو اوٹھی پڑوسی جاگ کر پوچھنے
لگے تو کیون روتی ہے اوسنے کہا لالا مجھے تنہا چھوڑ کر جگنّاتھ کو جاتے
ہین اونھون نے کہا لالا آدھی رات تمھین جگنّاتھ کیون سوجھا وہ چورن
کی طرف اشارہ کر کے بولا کہ مین تو نہ جاؤن پر یہ ساتھی تو گٹھری
مٹھری باندھے تیار بیٹھے ہین ✤
ایک میانجی مکتب مین اکثر شاگردون سے یہہ کہہ رہا تھا کہ دیکھو مین کتنے گدھے
سے آدمی بناتا ہون یہہ بات کہین دھوبی کے کان پڑ گئی وہ میانجی
پاس دوڑا گیا اور کہنے لگا میانجی ایک گدہا میرا بھی آدمی بنا دو
میانجی نے کہا اچھا دس روپیے دے جا اور گدہا لے آ چھ مہینے
بعد آدمی بنا بنایا لیجائیو جیسا میانجی نے کہا ویسا دھوبی نے
کیا جب چھ مہینے ہو گئی دھوبی میانجی پاس گیا اور اپنا گدھا

اتنے مین آدمی مانگا میانجی نے کہا جاؤ تو جونپور کا قاضی ہو گیا ❊
ایک مسخرے نے پنڈت سے رامائن کی کتھا اول سے آخر تک سنی جب کتھا تمام ہوئی
تو پنڈت سے پوچھنے لگا مہاراج مجھے یہہ تو بتاؤ کہ رام راکھش تھا یا راون ❊
ایک مشعلچی کی بیٹی کا بیاہ کسی ساعت پر مقرر ہوا بروز معہود برات آئی وہ
اُس دن شراب مین مخمور پڑا تھا کسی نے کہا ہوش مین آؤ برات دروازہ پر آ گئی بولا
براتیون سے کہدو کہ ہمین اس سال بیاہ کرنیکی فرصت نہین ہے ❊
کسی عورت سنگدل نے تیوہار کے دن اپنے خاوند سے کہا کہ آج پانچ روپیہ چاہئین
خاوند نے کہا میرے پاس نہین ہین کہان سے لاؤن بولی چوری کر کے لاؤ بیچارہ
بحالت لاچاری ایک دوکان مین جا گھسا اور شامت کا مارا پکڑا گیا حاکم
نے حکم دیا کہ اسکا مونہہ کالا کرو اور گدھے پر چڑھا کر بستی مین گلی گلی کوچے کوچے
پھرا لاؤ جب یہہ بیچارہ باین ذلت و رسوائی اوس گلی مین پہنچا جسمین اوسکا گھر
تھا دیکھا تو اوسکی عورت کوٹھے پر کھڑی تماشا دیکھ رہی ہے جب دونون کی چار آنکھین
ہوئین عورت بولی کیا تم گدھے پر چڑھ کر پانچ روپیہ خرچ سے چھوٹ گئے ❊

کسی بہو نے اپنے بیٹے کو سوتے سے جگایا اور کہا بیٹا اٹھو سورج نکل آیا وہ کہنے لگا اماں
جو سورج رات ہی مین نکل آئے تو کیا مین نیند بھر نہ سوؤن ✤

ایک آقا نے اپنے نوکر سے کہا کہ آج ہم شام کو کچہری سے لوٹکر بھنی ہوئی کھچڑی
کھائینگے وہ نا معقول بھاڑ سے کھچڑی بھنوا لایا جب میان کچہری سے آئے وہ جینا
آگے دھر دیا تو اسے بے تمیز یہ کیا کہا آپ ہی نے کہا تھا کہ بھنی ہوئی کھچڑی
کھائینگے اسلئے مین بھنوا لایا ✤ ایک رئیس کا مکان سر بازار کوٹھے
پر تھا ایکدن اوسنے اپنے نوکر سے کہا کہ آج مکان کو خوب صاف کر اور
کوڑا بھلے آدمیون کو دیکھکر نیچے پھینک۔ وہ بیوقوف کوڑا ڈلیا مین بھر کر
منتظر کھڑا رہا جب ایک مرد متین دوشالہ پوش نکلے اونپر وہ ڈلیا جھکا دی
وہ شرمندہ ہوکر مالک مکان پاس چلے آئے اونسے شکوہ کیا مالک نوکر پر خفا
ہونے لگا نوکر بولا آپ ہی نے کہا تھا کہ بھلے آدمیون کو دیکھکر کوڑا ڈالنا آپ یہ تو
فرمائیے کہ ان صاحب سے سوا اور بھلا آدمی مجھے کہان ملتا ✤ ایک ستھرا کا جو
کسیکے یہان نوتا کھانے گیا اتنا کھا گیا کہ اپنے گھر کے باہر سے اپنی گھر والی کو

پکار کر کہنے لگا چارپائی بچھائیو اوسنے کہا تمھارے کھانے کی تعریف تب خوب
ہوتی جب ہم وہین سے چارپائی پر دھرے ہوئے گھر آتے ٭ ایک پالکی نشین جب کبھی
کہارون سے کہتا کہ تم یہہ چیز بازار سے خرید لاؤ وہ نامعقول یہہ جواب دیتے کہ صاحب ہم تو
پالکی کے نوکر ہین سودا سلف لانیکے نوکر نہین ہین پالکی نشین اسوقت خاموش
ہو رہا اور پھر اوسنے یہہ طریق اختیار کیا کہ جب جس چیز کی ضرورت بازار سے ہوتی
کہارون سے کہتا لاؤ میری پالکی مین یہہ چیز خریدنے بازار چلونگا جب دو تین سو
دفعہ پالکی طلب ہونے لگی کہار لاچار ہو گئے اور پھر انھون نے کسی کام کو انکار نہ کیا ٭
ایک گاؤن کے پنڈت نے پانزدہ روزہ تاریخون کے بتلانے کے لئے یہہ بیڑا بنایا
کہ پندرہ دن کی پندرہ لاٹھیان ایک کونے مین دھر دیتا اور ہر روز اون
لاٹھیون مین سے ایک لاٹھی اوٹھا کر دوسرے کونے مین رکھ دیتا اور جب کوئی پوچھنے آتا
کہ پنڈت جی آج کیا تاریخ ہے وہ دوسرے کونے کی لاٹھیان گن گن کر بتا دیتا کہ
آج دوج ہے یا تیج وغیرہ ایکدن پنڈتانی نے گھر لیپنے کے لئے دونون کونون کی
لاٹھیان یکجا کر دین اور اسی عرصہ مین کسینے پنڈت پاس آکر تاریخ پوچھی

پنڈت حسب معمول لاٹھیان گنے گھر مین چلے گئے دیکھا نو دو نان کی نوان لاٹھیون کا ایک جگھہ ڈھیر ہے باہر آکر پوچھنے والے سے کہا کہ آپ کہین ہو پوچھتے ہو کسی نادان جاحب خروج کو بیوقوف سردارون نے یہہ صلاح دی کہ آپ مونڈچڑے فوج مین بھرتی کیجئے وہ اپنا جسم آپ کاٹ ڈالتے ہین نہ ہیدان جنگ مین انکو کچھ اندیشہ ہوگا اوس بیوقوف نے موافق صلاح اون نادانون کے مونڈچرون کی بھرتی کی جب لڑائی کا دن آیا او ر مونڈچرون سے کہا گیا کہ فوج غنیم کے مقابلہ کو چلو انھون نے کہا ہم تو نہین چلینگے ہم اپنا جسم رگ بچا بچا کر اپنے ہاتھ سے کاٹ لیتے ہین دوسرا ہمین زخمی کرنے مین یہہ لحاظ کیون رکھیگا +

نکات

جو شخص جانتا ہے اور جانتا ہے کہ نہین جانتا ہے وہ فاضل اجل ہے اور جو شخص جانتا ہے اور جانتا ہے کہ جانتا ہے وہ بھی عالم ہے گو اوسے پندار ہے او جو شخص نہین جانتا ہے

اور جانتا ہے کہ نہین جانتا ہے وہ بھی باتمیز ہے اور جو شخص نہین
جانتا ہے اور جانتا ہے کہ جانتا ہے وہ جاہل مطلق ہے ✤
دو چیزین فنا ہونا عقل کی ہین بولنے کے موقع مین نہ بولنا اور نہ بولنے کے
موقع مین بولنا ✤ ہر شخص کو اپنی عقل کے کمال اور اپنے فرزند کے
جمال پر فخر ہے ✤ انجیل مین لکھا ہے کہ خیرات دست راست سے
دیجاوے اور دست چپ کو خبر نہو ✤
سوال دینے مین کون چیز بہتر ہے **جواب** کھانا **سوال** نہ دینے مین
کون چیز بہتر ہے **جواب** گالی **سوال** کھانے مین کون چیز بہتر ہے ؟
جواب غصہ **سوال** نکھانے مین کون چیز بہتر ہے **جواب** حرام ✤
جسنے پڑھا اور عمل نہ کیا اوسنے کھیت جوتا مگر بیج نہ بویا ✤
تین چیزین بغیر تین چیزون کے پایدار نہین رہتی ہین علم بغیر بحث کے
مال بغیر تجارت کے ملک بغیر سیاست کے ✤ ایک حکیم سے پوچھا
کہ سخاوت اور شجاعت مین کسکو ترجیح ہے کہا جسکی ذات مین

سخاوت ہے وہ محتاج شجاعت نہین ہے * جو کوئی بدون کا بیگانہ ہوگا
وہ نیکون کا بیگانہ ہوگا * اگر روزی عقلا کے لئے اور رحمت
صلحا کے لیے مخصوص ہوتی تو متوکلون کو فاقے مار ڈالتی
اور مجرمون کو نومیدی گلا دیتی * ایک بزرگ کو چور دون نے
نے زخمی کیا زخمون کی تکلیف سے مرتا تھا اور خدا کا شکر کرتا تھا
کہا کہ اس مصیبت مین شکر کا کیا موقع ہے کہا مین شکر گذار اسبات کا
ہون کہ مین گرفتار مصیبت ہون نہ گرفتار معصیت * کسی نے مجنون سے
کہا کہ لیلی کی صورت اچھی نہین ہے تم کیون اوسپر مائل ہو جواب دیا مین
سیرت پر مائل ہون نہ صورت پر * تو رسعد نے کان کنی سے ملتا ہے
اور بخیل کے ہاتھ سے جان کنی سے * محمد غزالی رح سے پوچھا کہ آپ اس درجہ
فضیلت پر کیونکر فائز ہوے کہا جو بات مجھے معلوم نہوئی اوسکو پوچھنے مین شرم نکی

نصایح

ادب کا ایسا تاج ہے کہ جو اوسکو سر پر رکھلو جہان چاہو وہان چلے جاؤ

دشمن کی خوشامد پر ہرگز مطمئن مت ہو وہ جب موقع پائیگا دشمن بن جائیگا۔
اپنا راز اپنے دوست سے مت کہو کیونکہ اوس دوست کا بھی کوئی دوست
ہوگا ❊ غضب کی آگ اوّل غاضب کو جلاتی ہے بعد وہ شک
ہے کہ چنگاری اوسکی مغضوب تک پہنچے یا نہ پہنچے ❊ جو کوئی کسیکو

ستائیگا وہ بھی ستایا جائیگا ❊	رباعی جو کوئی کسیکو یار کلیگا ویگا
یہ یاد رکھے وہ بھی تر کل پاویگا	اس دیر مکافات میں جس او غافل
پیدا او کریگا آج کل پاویگا ❊	حریص ہمیشہ گرسنہ رہتا ہے

اور قانع ہمیشہ آسودہ رہتا ہے قناعت انسان کو تونگر کرتی
ہے اور حرص حالت افلاس میں رکھتی ہے ❊ جب تم
پیدا ہوئے تھے سب ہنستے تھے اور تم روتے تھے اب تمکو
اس خوبی کے ساتھ جینا چاہیئے کہ جب تم اس جہان گذران سے
سفر کرو سب روتے رہیں اور تم ہنستے چلے جاؤ ❊
حضرت موسیٰ نے قارون کو نصیحت کی کہ نیکی کر جیسی نیکی

خدا نے تیرے ساتھ کی ہے نہ سختی انجام اوسکا ہے بیچ شمار

آلبونصر فراہی نے اپنے بیٹے کو نصیحت کی کہ دنیا میں جو شخص

جو کوئی توانائی کی حالت میں نیکی نہیں کرتا ہے وہ ناتوانی کی حالت میں

سختی دیکھتا ہے ٭ دوست اوسکو کہنا چاہیے جو مصیبت میں تیرا ساتھ دے

نہ اوسکو جو راحت میں یاری کا دم بھرے ٭ بعد مرنیکے جسکا ذکر

خیر زبانوں پر رہتا ہے وہ ہمیشہ زندہ رہتا ہے ٭ بدزبانی سے

ہمیشہ پرہیز کرنا چاہیے ہر صبح کو زبان تمام اعضا سے یہہ سوال کرتی ہے

کہ تمھارا کیا حال ہے خیریت ہو یا نہیں وہ جواب دیتے ہین کہ

ہم خیر و عافیت سے ہین اگر تو چھوڑ دیوے ٭ بیوقوف آدمی اوروں کی

برائی بڑے شوق سے سنا کرتے ہین اور یہہ نہین جانتے ہین کہ

جو شخص آج غیبت غیروں کی ہمسے کرتا ہے کل ہماری غیروں سے کریگا ٭

بدی آسان ہے لیکن نیکو کار بدوں کے ساتھ بھی نیکی کرتے ہین ٭

تمت بالخیر

انشاء اللہ آدمی مانگا میانجی نے کہا جاؤ تو جونپور کا قاضی ہو گیا ✤ ایک احمق نے پنڈت سے رامائن کی کتھا اول سے آخر تک سنی جب کتھا تمام ہو چکی تب پنڈت سے پوچھنے لگا مہاراج مجھے یہہ تو بتاؤ کہ رام راکھش تھا یا راون ✤ ایک شرابی کی بیٹی کا بیاہ کسی ساعت پر مقرر ہوا بروز معہود برات آئی وہ اسدن شراب میں مخمور پڑا تھا کسینے کہا ہوش میں آؤ برات دروازہ پر آگئی بولا براتیوں سے کہدو کہ ہمین اس سال بیاہ کرنیکی فرصت نہیں ہے ✤ کسی عورت سنگدل نے تیوہار کے دن اپنے خاوند سے کہا کہ آج پانچ روپیہ چاہئیں خاوند نے کہا میرے پاس نہیں ہیں کہاں سے لاؤں بولی چوری کرکے لاؤ بیچارہ بحالت لاچاری ایک دوکان میں جا گھسا اور شامت کا مارا پکڑا گیا حاکم نے حکم دیا کہ اسکا مونہہ کالا کرو اور گدھے پر چڑھا کر بستی میں گلی گلی کوچے کوچے پھراؤ جب یہہ بیچارہ بایں ذلت و رسوائی اوس گلی میں پہنچا جسمیں اوسکا گھر تھا دیکھا تو اسکی عورت کوٹھے پر کھڑی تماشا دیکھہ رہی ہے جب دو چار آنکھیں ہوئیں عورت بولی کیا تم گدھے پر چڑھکر یا پیدل پھرو گے خرچ سے چھوٹ گئے ✤

کسی ہیوڑے نے اپنے بیٹے کو سوتے سے جگایا اور کہا بیٹا اٹھو سورج نکل آیا وہ کہنے لگا اماں جو سورج رات ہی میں نکل آے تو کیا میں بیدبھر نہ سوؤن ٭

ایک آقا نے اپنے نوکر سے کہا کہ آج ہم شام کو کھچڑی کو ٹکٹ بھنی ہوئی کھچڑی کھائینگے وہ نامعقول بھاڑ سے کھچڑی بھنوالایا جب میان کچہری سے آے وہ چبینا آگے دھر دیا تو اسے بے تمیز بہہ کیا کہا آپ ہی نے کہا تھا کہ بھنی ہوئی کھچڑی کھائینگے اسلئے میں بھنوالایا ٭ ایک رئیس کا مکان سر بازار کوٹھے پر تھا ایکدن اوسنے اپنے نوکر سے کہا کہ آج مکان کو خوب صاف کر اور کوڑا بھلے آدمیوں کو دیکھکر نیچے پھینک۔ وہ بیوقوف کوڑا ڈلیا میں بھر کر منتظر کھڑا رہا جسوقت ایک مرد مشین دوشالہ پوش نکلے اونپر وہ ڈلیا جھکا دی وہ شرمندہ ہوکر مالک مکان پاس چلے آے اور شکوہ کیا مالک نوکر پر خفا ہونے لگا نوکر بولا آپ ہی نے کہا تھا کہ بھلے آدمیوں کو دیکھکر کوڑا ڈالنا اب آپ یہہ تو فرمائیے کہ ان صاحب سے اور بھلا آدمی مجھے کہاں ملتا ٭ ایک مسخرا کا چہرا لیکے یہان نوتا کھانے گیا اتنا کہا گیا کہ اپنے گھر کے باہر سے اپنی گھروالی کو

پکار کر کہنے لگا چارپائی سمجھائیو اوسنے کہا تمھارے کھانے کی تعریف تب
ہوئی جب تم وہین چارپائی پر دھرے ہوئے گھر آئے ۵۰ ایک پالکی نشین جب کبھی
کہاروں سے کہتا کہ تم یہہ چیز بازار سے خرید لاؤ وہ نامعقول یہہ سمجھے کہ جب تم
پالکی کے نوکر ہین سودا سلف لانیکی نوکر نہین ہین پالکی نشین اس وقت خاموش
ہو رہا اور پھر اوسنے یہہ طریق اختیار کیا کہ جب جب چیز کی ضرورت بازار سے ہوتی
کہاروں سے کہتا لاؤ میری پالکی مین یہہ چیز خریدنے بازار چلونگا جب تین سو
دفعہ پالکی طلب ہونے لگی کہار لاچار ہو گئے اور پھر اُنھون نے کسی کام کو انکار نہ کیا ۵۱
ایک گانون کے پنڈت نے پانزدہ روزہ تاریخون کے بتلانے کے لئے یہہ پترا بنایا
کہ پندرہ دن کی پندرہ لاٹھیان ایک کونے مین دھر دیتا اور ہر روز اون
لاٹھیون مین سے ایک لاٹھی اوٹھا کر دوسرے کونے مین رکھ دیتا اور جب کوئی آکر پوچھنے آتا
کہ پنڈت جی آج کیا تاریخ ہے وہ دوسرے کونیکی لاٹھیان گن گن کر بتا دیتا کہ
آج دوج ہے یا تیج وغیرہ ایکدن پنڈتانی نے گھر لیپنے کے لئے دونون کونون کی
لاٹھیان یکجا کر دین اور اسی عرصہ مین کسی نے پنڈت پاس آکر تاریخ پوچھی

پنڈت حسب معمول لاٹھیان لئے گھر مین پہنچے تو دیکھا تو دیوانہ نے لاٹھیون کا ایک جگہہ ڈھیر ہے باہر آنکر پیچھے واسطے کہا کہ آج کہان جو تھے
کسی نادان جاہل صاحب فوج کو بیوقوف سردارون نے یہہ صلاح دی کہ آپ موندچڑے
فوج مین بھرتی کیجئے وہ اپنا جسم آپ کاٹ ڈالتے ہین میدان
جنگ مین انکو کچھہ اندیشہ نہ ہوگا اوس بیوقوف نے موافق صلاح اون
نادانون کے موندچرون کی بھرتی کی جب لڑائی کا دن آیا اور موندچرون
سے کہا گیا کہ فوج غنیم کے مقابلہ کو چلو انھون نے کہا ہم تو نہین
چلینگے ہم اپنا جسم رگ پٹھا بچا کر اپنے ہاتھہ سے کاٹ لیتے ہین
دوسرا ہمین زخمی کرنے مین یہہ لحاظ کیون رکھیگا ٭

حکایت

جو شخص جانتا ہے اور جانتا ہے کہ نہین جانتا ہے وہ فاضل
اکمل ہے اور جو شخص جانتا ہے اور جانتا ہے کہ جانتا ہے وہ بھی
عالم ہے گو اوسے پندار ہے اور جو شخص نہین جانتا ہے

اور جانتا ہے کہ نہین جانتا ہے وہ بھی کم نا تمیز ہے اور جو شخص نہین
جانتا ہے اور جانتا ہے کہ جانتا ہے وہ جاہل مطلق ہے ❊
دو چیزین خلاف عقل کے ہین بولنے کے موقع مین نہ بولنا اور نہ بولنے کے
موقع مین بولنا ❊ ہر شخص کو اپنی عقل کے کمال اور اپنے فرزند کے
جمال پر فخر ہے ❊ انجیل مین لکھا ہے کہ خیرات دست راست سے
دیجاوے اور دست چپ کو خبر نہو ❊
سوال دینے مین کون چیز بہتر ہے؟ جواب کھانا سوال نہ دینے مین
کون چیز بہتر ہے جواب گالی سوال کھانے مین کون چیز بہتر ہے؟
جواب غصہ سوال نہ کھانے مین کون چیز بہتر ہے؟ جواب حرام ❊
جس نے پڑہا اور عمل نہ کیا اوسنے کھیت جوتا مگر بیج نہ بویا ❊
تین چیزین بغیر تین چیزون کے پایدار نہین رہتی ہین علم بغیر بحث کے
مال بغیر تجارت کے ملک بغیر سیاست کے ❊ ایک حکیم سے پوچھا
کہ سخاوت اور شجاعت مین کسکو ترجیح ہے کہا جسکی ذات مین

[illegible] زنا ہے وہ حشمت اور شجاعت ضمیر ہے ٭ جو کوئی بدون کا بیگانہ ہوگا
وہ نیکون کا بیگانہ ہوگا ٭ اگر روزی عقل اسکے لئے اور رحمت
صلحا کے لیے مخصوص ہوتی تو متوکلون کو فاقے مار ڈالتے
اور مجرمون کو نومیدی گلا دیتی ٭ ایک بزرگ کو چورون
نے زخمی کیا زخمون کی تکلیف سے مرتا تھا اور خدا کا شکر کرتا تھا کسی نے
کہا کہ اس مصیبت مین شکر کا کیا موقع ہے کہا مین شکر گذار اس بات کا
ہون کہ مین گرفتار مصیبت ہون نہ گرفتار معصیت ٭ کسی نے مجنون سے
کہا کہ لیلی کی صورت اچھی نہین ہے تم کیون اوس پر مائل ہو جواب دیا مین تو
سیرت پر مائل ہون نہ صورت پر ٭ زر معدن سے کان کنی سے ملتا ہے
اور بخیل کے ہاتھ سے جان کنی سے ٭ محمد غزالی رح سے پوچھا کہ آپ اس درجہ
فضیلت پر کیونکر فائز ہوے کہا جو بات مجھے معلوم نہوئی اسکے پوچھنے مین شرم نکی

نصائح

ادب کا ایسا تاج ہے کہ جو اسکو سر پر رکھلو جہان جا ہو وہان چلے جاؤ

دشمن کی خوشامد پیر گز مطمئن مت ہو وہ جب موقع پائیگا دشمن بن جائیگا۔
اپنا راز اپنے دوست سے مت کہو کیونکہ اوس دوست کا بھی کوئی دوست
ہوگا ✤ غضب کی آگ اوّل غاضب کو جلاتی ہے بعدہ شک
ہے کہ چنگاری اوسکی مغضوب تک پہنچے یا نہ پہنچے ✤ جو کوئی کسیکو

ستائیگا وہ بھی ستایا جائیگا ✤	رباعی جو کوئی کسیکو بار کلیا ویگا
پھر یاد رکھے وہ بھی نہ کل پاویگا	اِس دیر مکافات میں جس او غافل
بیداد کریگا آج کل پاویگا ✤	حریص ہمیشہ گرسنہ رہتا ہے

اور قانع ہمیشہ آسودہ رہتا ہے قناعت انسان کو تونگر کرتی
ہے اور حرص حالت افلاس میں رکھتی ہے ✤ جب تم
پیدا ہوئے تھے سب ہنستے تھے اور تم روتے تھے اب تمھیں
اس خوبی کے ساتھ جینا چاہیئے کہ جب تم اس جہان گذران سے
سفر کرو سب روتے رہیں اور تم ہنستے چلے جاؤ ✤
حضرت موسی نے قارون کو نصیحت کی کہ نیکی کر جیسی نیکی

خدا نے تیرے ساتھ کی ہے بیٹا سختی انجام اوسکا سب نے سُنا ہو

ابو نصر فراہی نے اپنے بیٹے کو نصیحت کی کہ تو جانتا ہے

جو کوئی توانائی کی حالت میں خوف نہیں کرتا ہے ناتوانی کی حالت میں

سختی دیکھتا ہے ✤ دوست اوسکو کہنا چاہیئے جو مصیبت مین دلاسا دے

نہ اوسکو جو راحت مین یاری کا دم بھرے ✤ بعد مرنیکے جسکا ذکر

خیر زبانوں پر رہتا ہے وہ ہمیشہ زندہ رہتا ہے ✤ بد زبانی سے

ہمیشہ پرہیز کرنا چاہیئے ہر صبح کو زبان تمام اعضا سے یہہ سوال کرتی ہے

کہ تمھارا کیا حال ہے خیریت سے ہو یا نہین وہ جواب دیتے ہین کہ

ہم خیر و عافیت سے ہین اگر تو چھوڑ دیوے ✤ بیوقوف آدمی دوسرون کی

برائی بڑے شوق سے سُنا کرتے ہین اور یہہ نہین جانتے ہین کہ

جو شخص آج غیبت غیرون کی ہمسے کرتا ہے کل ہماری غیرون سے کریگا ✤

بدی آسان ہے لیکن نیکوکار بُرون کے ساتھ بھی نیکی کرتے ہین ✤

تمت بالخیر